بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای۔موکلر

مترجم : محمد بیگ بلوچ

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ

بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای۔ موکلر

مترجم : محمدؐ بیگ بلوچ

بلوچی اکیڈمی

مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

تمام حقوق بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کے لیے محفوظ ہیں

بار اول انگریزی کتاب	۱۸۷۷ء
اردو ترجمہ بار اول	۱۹۷۳ء
اردو ترجمہ بار دوم	۱۹۸۸ء
اہتمام	سیلز اینڈ سرورسز کوئٹہ
قیمت	مجلد ۵۵/۰۰ روپے
	بلا جلد ۴۰/۰۰ روپے

اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام ادارہ سیلز اینڈ سرورسز
کبیر بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ نے کیا۔ فون نمبر:- ۷۸۴۰۱

مشمولات

عرضِ مترجم

دیباچہ

پہلا باب　حروفِ تہجی

نقشۂ حروفِ تہجی

دوسرا باب　حرفِ تنکیر

تیسرا باب　اسم

چوتھا باب　صفت

پانچواں باب　ضمیر

چھٹا باب　فعل

طورِ مجہول

افعالِ علت

افعالِ مرکب

افعالِ انکاری

افعالِ باقاعدہ

ساتواں باب　حروفِ سابقہ

ظرفِ مکانی

ظرفِ زمانی

ظرفِ مقدار
ظرف استفہامیہ، حالت وغیرہ
حروفِ ربط
حروفِ ندائیہ

آٹھواں باب — حروفِ عددی
نواں باب — تقسیم اوقات

دن کے حصص
ملاحظات
ضمیمہ الف

عرض مترجم

جب پہلی بار میجر موکلر کی یہ نایاب کتاب میں نے اپنے ایک کرم فرما کے ہاں دیکھی تو میں نے اسمیں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا. جسپر انہوں نے ازراہ لطف وکرم مجھے اس کے مطالعہ کی اجازت دیدی مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ میں بلوچی زبان کے بارے میں اس قدیم نسخے کا اردو زبان میں ترجمہ کردوں ، گو کہ اسوقت مجھے اپنی علمی کم مایگی اور بے بضاعتی کا شدید احساس تھا لیکن ایک محترم دوست کی خواہش کا احترام اور پھر میری نظر میں ایک ایسی کتاب کا ترجمہ جس کی طباعت ۱۸۷۷ء میں ہوئی ہو اور جس کی اس وقت دنیا میں بمشکل صرف چند ہی کاپیاں زمانے کی دست برد سے محفوظ رہ گئی ہوں، اُسے مکمل طور پر ناپید ہونے سے بچانے اور علم دوست حضرات تک وسیع پیمانے پر پہنچانے کے مترادف تھا. چنانچہ باوجود اپنی مذکورہ استعدادی کمزوریوں کے مجھے تعمیلِ ارشاد کیلئے طوعاً وکرہاً تیار ہونا پڑا اور اس طرح میں نے اس بارِ گراں کو اپنے ناتوان کاندھوں پر اٹھا لیا۔

میں اس حقیقت کے اعتراف واقرار میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ میں اردو کا اہل زبان نہیں ہوں اور نہ ہی لسانیات اور صرف ونحو کا ماہر، اسلئے ترجمہ کرتے وقت مجھے جن بیشمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے. اس کا اندازہ صرف وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جو اس فن کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے اس دشتِ بے آب وگیاہ کی سیاحی کی ہو.

قواعدِ صرف و نحو سے قطع نظر، مافی الضمیر کے اظہار کیلئے ہر زبان کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے اور میری نظر میں علاوہ دیگر امور کے مترجم کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت دونوں زبانوں کے مزاج کا پوری طرح ادراک رکھتا ہو اور ان کے درمیان موجود فرق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ میں نے بھی اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی ہے، مجھے اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا احتساب اہل نقد و نظر ہی کر سکتے ہیں۔

ترجمہ کرتے وقت میں نے زبان کے اظہار و بیان اور صرف و نحو کی ترکیبات و اصطلاحات اور ان کی فنی باریکیوں کو صحت کے ساتھ جائے اردو میں منتقل کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اس کے لئے میں نے متعدد کتب سے استفادہ بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود میں قطعی طور پر اس امر کا مدعی نہیں کہ ترجمہ خامیوں سے مبرا و منزا ہے۔

ترجمہ کے بارے میں مزید اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کتاب چونکہ تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی تھی۔ لہٰذا اس کی زبان فطری طور پر اُس عہد کی زبان ہے اور جدید انگریزی سے قدرے مختلف، چنانچہ اصل انگریزی متن میں کئی الفاظ و تراکیب ایسی موجود ہیں جو نہ صرف جدید انگریزی زبان میں متروک و مفقود ہو چکی ہیں بلکہ عام لغات میں بھی انکا وجود نہیں۔ علاوہ بریں، میجر صاحب چونکہ بنیادی طور پر ایک ماہر صرف و نحو نہیں تھے لہذا وہ اپنے مافی الضمیر کے صحیح اور سہل انداز میں اظہار سے اکثر جگہ قاصر رہے ہیں اور ایسے مواقع پر وہ اُلجھاؤ اور ابہام کا شکار ہو گئے ہیں

چنانچہ زیرِ نظر ترجمہ میں کہیں کہیں اس الجھاؤ اور ابہام کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

دوسری بات جو عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ترجمہ چونکہ اصل متن کے عین مطابق کیا گیا ہے اسلئے ترجمہ میں بلوچی کا وہی رسم الخط و حروفِ تہجی استعمال کئے گئے ہیں جنکو میجر موصوف نے اختیار کیا ہے۔ اور جنہیں وہ عربی و فارسی خط قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیرِ نظر ترجمہ میں "ٹ" (ٹ)، "ڈ" (ڈ) اور "ڑ" (ڑ) وغیرہ جیسے حروف من و عن استعمال کئے گئے ہیں۔

بہر حال میں اپنی اس مخلصانہ کوشش کو اس جذبہ سے اہلِ علم و بصیرت کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا کہ اس نایاب کتاب کے عام ہونے کے بعد شاید بلوچی زبان کے طالبان و محققان کے لئے بالخصوص اور تشنگانِ علم کے لئے بالعموم علم و فن کی نئی راہیں کھل جائیں۔

محمد بیگ بلوچ

کراچی۔ ۵ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء

(الف)

بلوچی زبان کا صرف ونحو

دیباچہ

بلوچی نام ہے اس زبان کا جسے ہمارے نقشوں میں بلوچستان نامی ایک خطہ پر آباد تمام لوگ (علاوہ براہوئیوں کے، جن کی اپنی ایک علیحدہ زبان ہے جسے کردی یا کردگالی کہا جاتا ہے جو شاید دراوڑی زبانوں کے گروہ، "SYTHIAN GROUP" سے تعلق رکھتی ہے) استعمال میں لاتے ہیں ایک ایسے خطہ پر جو شرقاً غرباً تقریباً سات سو میل اور شمالاً جنوباً تین سو میل ہے۔ ازیں سوائے برٹش انڈیا کی مغربی سرحدوں پر واقع کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل سے بھی اُسے خاص طور سے منسوب کیا جاتا ہے، جو غالباً اسے نہایت ہی صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بیجا نہ ہوگا اگر یہ سوال کیا جائے کہ آیا ملک کے مختلف حصوں میں تلفظ، خا ورہ خاص الفاظ کے استعمال یا کسی اور واضح خصوصیات میں اس زبان میں فرق کیا جاتا ہے کہ نہیں، یا یہ کہ (لسانی بنیادوں پر) یہ زبان زبانوں کے کس گروہ، خاندان، یا شاخ سے تعلق رکھتی ہے، یا یہ کہ آیا یہ اس خطہ کی اصل زبان ہے اور یہ کہ موجودہ وقت میں ملک کے کس خطہ میں اس کا صاف اور صحیح استعمال کیا جاتا ہے۔ یا یہ کہ ان کے اجداد کہاں سے اور کب آئے۔؟؟

ان سوالوں کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک تلفظ کا تعلق ہے۔ مکران (بلوچستان کا جنوبی اور مغربی حصہ) کے مختلف اضلاع میں بہت ہی خفیف سا فرق پایا جاتا ہے اور کچھ الفاظ یا ان الفاظ کی مختلف ساخت، ملک کے کچھ حصوں میں، چھوٹے یا بڑے پیمانے پر، محدود پائی جاتی ہے۔ (اگر اس ضمن میں مرتبہ صحیفوں پر یقین کیا جائے تو) یہ خصوصیات بشمول نحوی (SYNTACTICAL) یا اصطلاحی فرق کے کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل کی مقامی زبان میں موجود ہیں، جن سے ان کی زبان عام بلوچی (عوامی) زبان سے ذرا بہتر نظر آتی ہے۔

اور جہاں تک بجائے خود، بلوچی زبان کا تعلق ہے، ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ آریائی زبان کی ایک ایرانی شاخ ہے اور پہلوی زبان کی بہن معلوم ہوتی ہے ایک ایسی شاخ جو یقیناً پہلوی کی طرح اور اسکے دوش بدوش (وقت کے ایک خاص حصہ میں) قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہو۔ اور میرے خیال میں بھی، موجودہ زبان قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہے اور مکران میں پھلی پھولی اور پروان چڑھی ہے[۱]۔ اس لحاظ سے اسے ایک خالص زبان قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کسی بھی یا بعد کے عہد میں اس زبان نے ان لوگوں سے کیا اثر لیا ہے جو دیگر زبانیں بولتے ہوں اور اس ملک میں باہر سے آئے ہوں، میرے خیال میں اس پر بحث کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس سوال سے اس زبان کی ایرانی اصلیت۔ پر

۱۔ میں کیل یونیورسٹی کے لسانیات کے پروفیسر ڈاکٹر اندریئس جو پہلوی زبان کے ایک فاضل ادیب اور جو خصوصاً زبانوں کے اس گروہ کے متعلق ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں، کا نہایت ہی مشکور ہوں جنہوں نے بلوچی اور پہلوی زبانوں کے باہمی رشتہ کے متعلق ازراہِ نوازش میری رہنمائی کی ہے۔ (مصنف)

کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس زبان کے بولنے والوں کا جہاں تک تعلق ہے، انکے متعلق ہنوز بہت ہی کم معلوم کیا گیا ہے۔ ہمیں ابھی تک تو نہ لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ ہی معلوم ہے اور نہ ہی اسکے لغوی معنی جبکہ اُسے پہلی بار استعمال میں لایا گیا ہو اور نہ ہی یہ کہ بہ وثوق سے اس لفظ کو کس سے موسوم کیا جائے۔

بلوچستان میں (براہوئیوں کے علاوہ) اور علاوہ ان لوگوں کے جنکا حسب نسب کا علم نہیں ہوتا، ہندوستانی، ایرانی، عربی اور سامی النسل قبائل موجود ہیں، جو سب کے سب اپنے آپ کو بلوچ کہلاتے ہیں اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ سامی النسل لوگوں کا کہنا ہے کہ الیپو (ALEPPO) کے قرب و جوار سے انہیں ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں محمد صلعم کے نواسے حضرت حسینؓ کو مدد کرنے کی پاداش میں خلیفہ یزید اول کے جور و ستم نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اور یہ کہ مشرق کی جانب سفر کرتے ہوئے ان کا گزر ایران سے ہوا اور یوں وہ براستہ مکران سندھ اور ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور جب (ان علاقوں میں) انہیں تنگ کیا گیا تو ان کے بیشتر حصہ نے کوہ سلیمان کے دامن میں آکر بود و باش اختیار کر لی۔ جہاں پر وہ ابھی تک آباد ہیں۔ بقیۃ السیف مختلف اوقات میں مکران لوٹے۔ مکران میں سامیوں کی یہ آمد سولہویں صدی کے اواخر یا سترہویں صدی کے اوائل میں معلوم ہوتی ہے۔ اور میرے خیال میں بعض لوگ انہیں ہی خالص بلوچ قرار دیتے ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا، لیکن اس پر محض اسلئے تحقیق کرنا بھی نہیں چاہتا کہ میں ہنوز لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ نہیں معلوم کر سکا ہوں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اگر یہ ان کا اصلی اور مخصوص نام تھا اور ان کی آمد سے قبل مکران میں نا معلوم تھا، تو پھر مکران میں بولی جانے والی زبان کو بلوچی کہنا غلط ہے (اسکو مکرانی کہنا چاہئے) بلکہ (اسکے برعکس) اسکو مکرانی زبان

کی صرف اس مقامی بولی سے ہی منسوب کیا جا سکتا ہے. جیسے کوہ سلیمان کے دامن میں آباد بلوچ یعنے رند اور مری وغیرہم استعمال کرتے ہیں. کیونکہ مکران کی زبان تلفظ صرف ونحو کے قواعد کے تحت اس کی بناوٹ اور محاورہ کی رو سے بلا شبہ ایک ایرانی بولی ہے اور علم اللسانیات کی رو سے جزوی طور پر (ایرانی کی) ہم جنس ہے جبکہ کوہ سلیمان کے دامن میں آباد رہنے والے قبائل کی زبان بھی بلا مبالغہ وہی ہے، لیکن جیسے وہ اپنے سفر مکران کے دوران مکمل طور پر اختیار نہیں کر پائے (وہ بارہ اور نیز سال تک اس ملک میں رہے) اور اس زبان کو سامی النسل حلقی SEMITIC اور دیگر غیر ملکی آوازوں کی آمیزش سے جو ایرانی زبان کے لئے GUTTURALS اجنبی ہوں، اس طرح بولا جس طرح کہ ایک عرب یا سامی سے بولنے کی توقع کی جا سکتی ہو اسکے علاوہ ثانی الذکر بولی میں بہت سے ہندوستانی الفاظ کی آمیزش کے بھی امکانات ہیں جو مکران میں اجنبی ہیں اور صرف ونحو کے قواعد کی رو سے ایک خاص قسم کی بناوٹ یا ترکیب (یا کسی ایسی چیز کی ضرورت) جس کا کہ بعض اوقات کھٹکا ہوتا ہے کے بھی امکانات ہیں [1]

اور جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ بلوچستان میں وہ کونسا ٹھیک مقام ہے جہاں یہ زبان پاک اور صحیح طریقہ پر بولی جاتی ہے، میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا، لیکن قدرتی طور پر صحیح اور پاک زبان کی توقع، جو کہ بیرونی اثرات کی زد میں نہ آئی ہو،

---

[1] مغربی سرحدوں کے پہاڑی قبائل کی بولیوں پر میرے تمام خیالات ان معلومات پر مبنی ہیں جو میں نے «بلوچی» پر لکھے گئے ان صحیفوں سے حاصل کی ہیں جنہیں مجسٹریٹ سول سروس کے جناب سی. ای. گلیڈ اسٹون اور راجپوتانہ کے کمشنر آر. آئی. بروس نے ترتیب دئے ہیں. ذاتی طور پر میں ان بولیوں سے ناواقف ہوں. (مصنف)

ملک کے وسطی حصہ میں کی جا سکتی ہے اور میرے خیال میں یہ زبان ضلع کیچ کے شمال اور جنوب میں واقع کوہستانی سلسلوں میں رہنے والے قدیم تر باشندوں کے پاس ہے۔

زیر نظر تصنیف کو میں نے زیادہ تر اس بولی کی بنیاد پر لکھنے کی کوشش کی ہے جو میری نگاہ میں زبان کی بناوٹ میں بہترین ہے۔ میں نے زبان کے ان اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے جنکے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور جنکو میں نے محسوس کیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ مکران میں بولی جانے والی اس زبان کی خالص طور پر تحصیل کے سلسلے میں میں نے بہر طور چھوٹے پیمانے کی ضرورت سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔

ای موکلر

پہلا باب

حروف تہجی

(۱) بلوچی زبان کو بمشکل ایک تحریری زبان کہا جاتا ہے، کیونکہ عوامی خط وکتابت زیادہ تر فارسی میں ہوتی ہے، جو کام صحیح یا غلط، خوشنما یا بدنما، صرف محررین ہی اپنی صلاحیت کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ بلوچی زبان کے بیشتر شعراء وادباء اپنا یا دوسروں کا کلام عربی یا فارسی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے طور پر الفاظ کے ہجے کرتا ہے۔ بعض لوگ ایسے حروف سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں جو کہ عربی یا جدید فارسی میں مقبولیت سے رائج ہوں، خصوصاً ان الفاظ کے استعمال میں جو عربی یا فارسی سے بلوچی زبان میں مستعار لئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایسی ترکیبیں بنائی گئیں جنکو اگر ان حروف کے اوزان کے تحت زور دیکر پڑھا یا استعمال کیا جائے تو وہ بجائے خود مشکل سے بلوچی الفاظ معلوم ہونگے۔ مثال کے طور پر۔ "شاعر" (بمعنے شاعر)، "لعب" (بمعنے کھیل)، "تصقیر" (جو دراصل تقصیر بمعنے غلطی ہے)، "تعی" (بمعنے تمہاری)۔ دوسرا اگر وہ ان الفاظ کو ٹھیک اسطرح لکھتے ہیں جسطرح بلوچی میں تلفظ کئے جاتے ہیں مثلاً "شائر"، "لیب"، "تسکیر" اور "تی"۔ یہاں میں ثانی الذکر طریقہ کو اگلے صفحات میں اختیار کروں گا۔ مکران کی بلوچی میں چونکہ مندرجہ ذیل عربی حروف کے لئے ایسی آوازیں قطعاً نہیں ہیں جو مشابہت میں ان کی طرح ہوں:۔

ح ، ذ ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، غ ، ق

اس لئے میں بھی انہیں اختیار نہیں کروں گا ذگو کہ بعض حالات میں جبکہ کوئی لفظ

عربی یا جدید فارسی سے مستعار لیا گیا ثابت ہوتا ہو، اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایسے حروف صوتی لحاظ سے نہیں بلکہ صرف آزمائشی طور پر مستعار لئے گئے ہوں تو ایسی صورت میں ان پر توضیحی بحث کی اجازت ہوگی)

۲. اس زبان میں تین ایسی اصوات حروف صحیح (CONSONANTAL SOUNDS) ہیں جن کی نمائندگی "ٹ" (ٹ)، "ڈ" (ڈ) اور "ڑ" (ڑ) کرتے ہیں۔ یہ تقریباً انہی حروف کی مانند ہیں جو ہندی میں آوازوں کے لئے مروج ہیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا حروف پہلی نگاہ میں تو ہندی نژاد یا زیادہ تر براہوئی زبان کے معلوم ہوتے ہیں، جن کے یہاں مجھے یقین ہے کہ بالکل ایسی ہی تین آوازیں ہیں۔ مگر قابل تجسس بات یہ ہے کہ یہ حروف یا آوازیں اُس عہد کے ناموں میں بھی ملتی ہیں جبکہ ابھی تک اس قوم کا مکران میں ورود بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید یہ آوازیں شام یا کردستان کی کچھ بولیوں میں ملیں۔

۳. فارسی زبان کے حروف یا اعراب سامی خط (SEMITIC CHARACTER) کی بمشکل یا یہ کہنا چاہیئے کہ نامکمل یا ناقص طریقہ سے نمائندگی کررہے ہیں جنہیں کہ وہ اسوقت لکھے جاتے ہیں اور بلوچی میں عرب و فارسی خط (PERSI-ARABIC CHARACTER) کو رائج کرنے کیلئے زبان کی مختلف اعرابی اصوات (VOWEL NOUNDS) کے لئے زبان کو بعض اوقات علم ہجا (املا) کے اشارات (ORTHOGRAPHICAL SIGNS) کے ایک وسیع ذخیرہ نہول کی ضرورت بجائے خود پڑتی ہے۔

بلوچی میں تین مختصر اعراب َ، ِ، ُ، ہیں جو نا سہی و عربی حروف تہجی ـَ (فتحہ) ـِ (کسرا)، اور ـُ (ضمہ) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور تین اعراب آ، ی، و، بشمول فارسی "و" اور "ے" ہیں جنہیں مجہول کہا جاتا ہے۔ ازاں سوائے "آ"، "ے" اور "او" کی ممدود آوازیں بھی ہیں۔ اور میرے خیال میں (فرانسیسی زبان کی طرح) ناک سے نکالی جاتی

آوازوں کے اعراب (NASAL VOWELS) بھی ہیں۔ البتہ موجودہ تصنیف میں،
انتقال صوتی (TRANSLITERATION) کی رو سے بلوچی الفاظ کے صحیح اعراب دینے
کی کوشش نہیں کروں گا۔ بلکہ فتحہ، کسرا اور ضمہ کی نمائندگی کے لئے صرف ـَ، ـِ، اور
ـُ پر ہی اکتفا کروں گا۔ کہیں کہیں "و" اور "ے" کو بھی بطور مختصر اعراب کے استعمال
کیا جائے گا۔ لیکن صرف اس صورت میں جب ان کے اور "و" اور "ی" کے درمیان
کے فرق کو سمجھانا نہایت ہی ضروری ہو جائے۔

(۴) طویل اعراب "وٗ" اور "یِ" کی معروف اور مجہول آوازوں کے درمیان کے فرق
کو مندرجہ ذیل خاکہ میں واضح کیا گیا ہے۔

(۵) مندرجہ ذیل خاکہ میں اس کتاب میں جا بجا استعمال ہونے والے الفاظ کے
طریقۂ انتقالِ صوتی (SYSTEM OF TRANSLITERATION) کو ظاہر
کیا گیا ہے۔

نقشہ حروف تہجی

حروف	وزن	آواز
ا	اَ، اِ، اُ	ان کے ساتھ استعمال ہونیوالے اعراب کی آواز و پر ان کا انحصار ہے۔
ب	ب	جیسے انگریزی (اردو) میں
پ	پ	ایضاً
ت	ت	فارسی کی طرح (زبان کو دانتوں کے درمیان رکھ کے)
ٹ	ٹ	جیسے ہندی میں ہے، لیکن زبان کو تالو پر زور دیکر
ث	کھ اور ث	زیادہ تر "س" میں کبھی استعمال ہوتا ہے۔ کبھی کبھی فارسی

		اور کبھی کبھی عربی کی طرح استعمال ہوتا ہے۔
ح	ح	جیسے انگریزی (اردو) میں
چ	چ	ایضاً
خ	خ	میرے خیال میں یہ حرف چند مقامی بولیوں میں استعمال ہوتا ہے۔
د	د	جیسے انگریزی (اردو) میں
ڈ	ڈ	زیادہ تر جیسے ہندی میں
ر	ر	فرانسیسی زبان کی طرح جیسے لفظ "ردل" میں استعمال ہوتا ہے
ڑ	ڑ	زیادہ تر جیسے ہندی میں استعمال ہوتا ہے۔
ز	ز	جیسے انگریزی (اردو)
ژ	ژ	جیسے اردو میں انگریزی کے " z " کی طرح جو "AZURE" میں استعمال ہوا ہے۔
س	س	جیسے انگریزی (اردو) میں
ش	ش	ایضاً
ف	ف	ایضاً۔ اور زیادہ تر "پ" کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے۔
ک	ک	جیسے انگریزی (اردو) میں
گ	گ	اس حرف کی آواز بعض اوقات نہایت ہی عجیب ہو جاتی ہے جب کسی لفظ کے آخر میں آتا ہے تو یہ "گ" اور "ھ" کے درمیان کی آواز ہو جاتا ہے لیکن بہر حال عربی کے حلقی "غ" کی طرح ہرگز نہیں ہے۔ یہ قدیم فارسی کے "گھ" کی مانند ہے مگر کسی لفظ کے پہلے حرف کی حالت میں یہ ہمیشہ "گ" کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے۔

ل	ل	جیسے انگریزی (اردو) میں
م	م	ایضاً
ن	ن	زیادہ تر غنہ کی حیثیت ہیں لیکن جب کسی طویل حرفِ علت (اعراب) کے بعد استعمال ہوتا ہے تو "ن" کی ہیئت اختیار کرتا ہے۔
*و	و	جیسے انگریزی (اردو) میں
ھ	ھ	ایضاً
*ی	ی	ایضاً

(۶) * — ایک مختصر اعراب سے متحرک "و" اور "ی" مندرجہ بالا خاکہ میں حروفِ صحیح (CONSONENTS) کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں جب ان کے آگے کوئی مختصر اعراب استعمال ہوتا ہے تو وہ ایک طویل اعراب کا آمیختہ (جز) یا حرفِ مقرون (DIPTHONG) کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

(۷) (علاوہ چند کے) کسی لفظ کے آخر میں "ھ" کے آگے اگر ـَ یا اَ (فتحہ) استعمال ہوتا ہے تو (فارسی کی طرح) وہ بے آواز ہو جاتا ہے یا تو پھر "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے کہ "دیتہ" یا "دیتگ" بمعنے دیکھا، "شُتہ" یا "شُتگ" بمعنے گیا (یا جا چکا)۔ ثانی الذکر صورت میں اسے استعمالِ صوتی کے عمل میں دکھایا نہیں جائے گا۔

(۸) چھوٹے حروف علت یا اعراب (SHORT VOWELS)

ـَ	اَ	جیسے "اَب" یا "تَب" میں
ـِ	اِ	جیسے "اِس" یا "کِس" میں
ـُ	اُ	جیسے "تُم" یا "گُم" میں

(۹) ' ہمزہ کی نمائندگی (COMMA) کرے گا۔

(۱۰) طویل اعراب (LONG VOWELS)۔

آ	آ	جیسے "آپ" یا "آس" میں
ؤ	اُو	جیسے "پھول" یا "دُور" میں
و	او	جیسے "تول" یا "سور" میں
ی	ای	جیسے "جبین" یا "تیر" میں
ے	یے	جیسے "ریل" یا "جیل" میں

(۱۱) حروفِ مقرون (DIPTHONGS)۔

وَ	اَو	جیسے "طَور" یا "اَور" میں
یَ	یَ	جیسے "میّت" یا "جیّد" میں

(۱۲) طویل اعراب اور حروفِ مقرون ہمیشہ "آ" کو "وَ" میں۔ "وُ" کو "ی" میں۔ "وَ" کو "یِ" میں (اور علیٰ ہٰذا القیاس) تبدیل کرتے ہیں۔

(۱۳) حروفِ صحیح (CONSONENTS) میں کبھی کبھی مندرجہ ذیل حروف باہم تبدیل ہو جاتے ہیں۔

الف۔ پ، ب، ف، اور و

نوٹ: پیرا نمبر ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ میں کتاب کے اصل متن میں برائے تمثیل انگریزی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ یہاں آسانی کی خاطر انہی الفاظ کے ہم کا فیہ اردو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (مترجم)

ب۔ ت، ث، س، اور د

ج۔ چ، ش، اور ژ

د۔ ن اور ر

ڈ۔ ک اور گ

(۱۴) یہ تبدیلیاں صرفی خصوصیات کا باعث بنتی ہیں اور تفریحِ طبع کیلئے استعمال میں نہ لائی جائیں۔ مثلاً "ببیتہ"، "بوتہ" اور "بیسہ" (ہمجنے ہونا یا ہوا)۔ ان سب میں حرفِ آخر "ہ" "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

(۱۵) حرفِ آخر، خصوصاً کسی فعل کے اختتام میں استعمال ہونے والا "ت" ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ تخفیف دوسرے حروف کے نسبت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ مثلاً

آمردءِ سرمزن ءُنت	اس آدمی کا سر بڑا ہے
اے منیگنت	یہ میرا ہے
اگر بیت	اگر ہو
من چست کُت نکُت	میں اٹھا نہ سکا
آ شتگنت	وہ جا چکے ہیں
آ ترا دات (ندنت)	وہ تمہیں دیگا
آ چیاچل مردم کُشتگنت	اس نے چالیس آدمی مار ڈالے ہیں۔
بلکہ آروت	شاید وہ جاوے
ہُن نبیت	کسی صورت میں بھی نہیں
آ کوکُنت گردیت	وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے
بادشاہ کہ مُرت	جب بادشاہ کا انتقال ہوا

تومنی اُشترِ ندیت | کیا تم نے میرا اونٹ نہیں دیکھا

جب حرفِ آخر "ت" انقضائے مضارع کے واحد غائب کے حرفِ آخر) کے طور پر استعمال ہو تو اسے شاذ و نادر ہی ادا کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۷۹)، جیسے کہ انگریزی زبان کے لفظ "INT" کی جگہ "IN" استعمال ہوتا ہے لیکن میں اس خیال کا حامی ہوں کہ تحریر میں "ت" کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ یہ پڑھنے والے پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی طبیعت یا دیگر وجوہ کی بنا پر اسے حذف کرے یا نہ کرے. بالکل اسی طرح مقامی بولیوں میں کہیں کہیں الفاظ کے اخیر میں استعمال ہونے والے حروف د، س، ث، گ، اور ک کا استعمال نہ ہونا بھی گوارا کیا جائے.

(۱۶) جو الفاظ مختصر اعراب کے آگے استعمال ہونے والے "ہ" پر ختم ہوتے ہیں. ان کا تلفظ اسطرح کیا جائے. گویا وہ "آ" یا "وَ" پر ختم ہو رہے ہیں. اور اسماءُ (NOUNS) کے معاملات میں بھی اس طرح تخفیف ہو گویا ان کی ہیئت ہی ایسی ہے. مثال کے طور پر :-

شورہ یا شورا یا شورَو	بمعنے	بارود
پائدہ یا پائدا یا پائدو	بمعنے	فائدہ
بیتہ یا بیتا یا بیتَو	بمعنے	تھا یا ہوا

نوٹ :- عربی میں شدید قسم کے ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) کے اخیر میں استعمال ہونے والے "گ" یا "ہ" کو میرے خیال میں کبھی

بھی: الگ نہیں کرنا چاہیئے، (کیونکہ) ایسا کرنے سے غیر ضروری مشکلات اور اُلجھنیں پیدا ہوتی ہیں، لیکن وہ اسم جو "ہ" پر ختم ہوتے ہوں، اگر کوئی چاہے تو بلا تامل نہیں اسطرح لکھ سکتا ہے گویا وہ "آ" یا "ۃ" پر ختم ہو رہے ہوں۔

(۱۷) میرے خیال میں (خارجی یا نو آمدہ الفاظ کے علاوہ) ایسے تمام اسماء کے پیچھے "ک" یا "گ" لگانا چاہیئے جو طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں۔ مثلاً:۔

ماھی یا ماھیگ بمعنے مچھلی

دوسرا باب

حرف تنکیر (ARTICLE)

(۱۸) انگریزی لفظ " THE " کی طرح بلوچی زبان میں کوئی متعین حرف تنکیر (DEFINITE ARTICLE) نہیں ہے۔ لیکن جب اس کا مفہوم ادا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اسم کی مفرد (SIMPLE) حالت ہی اس سلسلے میں کافی ہے۔

(۱۹) ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS) " آ " (یا " ھما ") بمعنے " وہ " اور " اے " (یا " ھمے ") بمعنے " یہ " جب اسم کے آگے استعمال ہوں تو انکا ترجمہ اکثر " THE " کیا جانا چاہیئے۔ جیسے:-

آ مَرد که من دیته   بمعنے   وہ آدمی جسے میں نے دیکھا ہے۔

(۲۰) اسم کے آگے " ے " (مجہول) استعمال کرنے سے غیر متعین حرف تنکیر (INDEFINITE ARTICLE) کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ جب اسم کی تعریف کی جاتی ہو تو اقتضائے اسم پر " یے " لگایا جاتا ہے جو بعد میں " یِ " (معروف) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کبھی کبھی فعل یا دیگر قسم کا ملحقہ (AFFIX) اس کے پیچھے لگایا جاتا ہے۔ مثلاً

من مَردے دیته   بمعنے   میں نے ایک آدمی دیکھا ہے

مَردے یا منا راجته   "   ایک آدمی نے مجھے مارا ہے؟

نوٹ :- (الف) - یہ " ے " ہمیشہ ایسے اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہے جو صفتِ عددی (NUMERICLE ADJECTIVE) " یک " (ایک) سے وحدت میں محدود کیا گیا ہو۔ اور میں جب اس کا حوالہ دوں گا تو میں اسے وحدت کے " ے " کے طور پر استعمال کروں گا۔ جیسے کہ:-

من یک مردے دیتہ بس   یعنی   میں نے صرف ایک آدمی دیکھا ہے۔

نوٹ:۔ (ب)۔ وحدت کے "ے" کا یہ استعمال بعض اوقات خاص ترکیبات کے بننے میں مدد دیتا ہے (اس کا ذکر چوتھے باب ــــ کے پیرا ٥٢، صفت میں اور تیسرے باب کے پیرا ٤٣ اور ٤٤، اسم میں کیا گیا ہے)

(٢١) اسم کی ایسی حالتِ اضافی (GENITIVE CASE) میں جہاں کہ وحدت کا "ے" جوڑا گیا ہو۔ وہاں "ے" (فتحہ) کو واضح نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایسی صورتوں میں "ے" کو "ی" میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ:۔

اِے جَنِینِی لوگ ایت   یعنی   یہ ایک زنانہ مکان ہے یا
یہ ایک زنان خانہ ہے

تیسرا باب

اسم (NOUN)

(۲۲) ۔ یونانی اور لاطینی اسماء (NOUNS) کی بعض صورتوں کی طرح بلوچی اسم میں لفظی طور پر تبدیلی نہیں ہوتی لیکن جملے میں استعمال ہوتے ہوئے ان کا باہمی رشتہ اور لفظ سے رشتہ یا تو حیثیت یا کیفیت اور یا تو پھر اجزائے لفظی (SYLLABLES) یا ان پر لگائے ہوئے نشانات سے وضع کئے جاتے ہیں۔ اس امر کو ذہن نشین کرتے ہوئے، اسم کو انہی اجزائے لفظی سے عام تصریف (DECLENSION) کی شکل میں ظاہر کیا جائے جیسے کہ ذیل میں دئے ہوئے گردان یا تصریف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

واحد

حالتِ فاعلی	(NOMINATIVE)	لوگ	مکان
مضافِ الیہ	(GENITIVE)	لوگءَ	مکان کے
مفعولِ ثانی	(DATIVE)	لوگا یا لوگارا	مکان کو یا سمتے مکان
مفعول (حالت	ACCUSATIVE)	لوگ، لوگا یا لوگارا	مکان
فاعل	(AGENT)	لوگءَ	مکان کے ساتھ
حالتِ ندائیہ	(VOCATIVE)	او لوگ	اے مکان

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	لوگانی	مکانوں کے
مفعولِ ثانی	لوگاں۔ لوگانا	مکانوں کو یا مکانوں کی جانب
مفعول (حالت)	لوگاں	مکانات
فاعل	لوگاں	مکانات کے ساتھ
حالت ندائیہ	اولوگاں	اے مکانات

نوٹ:۔ تمام اسموں کی اسی طرح تصریف کی جاتی ہے، علاوہ ان اسموں کے جو "آ" (الف) پر ختم ہوتے ہوں اور جو لفظ کے درمیان اور آخیر میں اور صیغہ جمع کے "اں" "یں" "یہ" (ی) مندرج کرنے کا باعث بنتے ہیں، در مضاف الیہ واحد کیلئے "ئی" لاتے ہیں۔

(٢٣) حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) :۔ فاعلِ واحد (NOMINATIVE SINGULAR) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) کے تمام زمانوں (TENSES) کے آگے استعمال ہوتا ہے، لیکن مضارع (AORIST TENSE) کی صورت میں افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS) کے آگے استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو فاعل برائے ۱۱)

(٢٤) (بلوچی زبان میں) فاعل جمع (NOMINATIVE PLURAL) کوئی بھی نہیں ہے، اس ضرورت کو فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) کے ساتھ ایک فعل جمع (PLURAL VERB) کو جوڑ کر پورا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:۔

آمنا نگن دَ دینت	وہ مجھے روٹی دینگے
آمنا را جننت	وہ مجھے ماریں گے
آ مردِ اش (اچ) کجا اتکگنت	وہ مرد (لوگ) کہاں سے آئے ہیں۔

(٢٥) مضاف الیہ (GENITIVE) :۔ جب دو اسم باہم ملتے ہیں، اور ان میں سے ایک دوسرے کو معنوی اعتبار سے محدود کر دیتا ہے تو وہ محدود شدہ اسم (یا ضمیر)

مضاف الیہ سے پہلے لگایا جاتا ہے۔ (فارسی قواعد کے برعکس) اور اس طرح بعد میں آنے والے اسم کو حسب ضرورت تصریف میں لایا جاتا ہے۔ جیساکہ :-

هما مرد سر مزنت[1] — اس آدمی کا سر بڑا ہے۔

مرد سر میدمن بُرته[2] — اس آدمی کے سر کے بال میں نے کاٹے ہیں۔

(۲۶) مفعولِ ثانی (DATIVE) :- مفعولِ ثانی کا اظہار اسم مخصوص کے ساتھ "آ" یا "ارا" لگانے سے ہوتا ہے۔ ایسے جملوں میں جہاں کوئی فاعل (AGENT CASE) "آ" پر ختم ہوتا ہو (جیسے زمانہ ماضی میں فعل "دیا" کے بعد)، تو الجھن سے بچنے کے لئے مفعولِ ثانی کا اظہار "ارا" لگا کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

آمرد (یا مردارا) ایسے بدئی = اس آدمی کو ایک گھوڑا دیدو۔

من وتی اسپا آمرد (مردارا) دیاں = میں اپنا گھوڑا اس آدمی کو دیدوں گا۔

آں ارامن ایسے داتہ = اسے میں نے ایک گھوڑا دیا۔

نوٹ :- اگلے صفحات میں آسانی کی خاطر، مفعولِ ثانی کی اس صورت کو جسکے پیچھے "ا" لگایا جاتا ہے، مفعولِ ثانی کی صورتِ اول (FIRST FORM OF THE DATIVE) کہا جائے گا۔

(۲۷) جب حرف ربط (PREPOSITION) کے چھوڑ دینے سے کوئی الجھن پیدا نہ ہوتی ہو بغیر حرف ربط کے مفعول ثانی کی صورت اول کا استعمال حرکت ارادی "جانب یعنی TO" یا "پر یعنی AT" کا اظہار کرتے وقت کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

---

[1] اس جملہ میں "هما مرد" کو "همامرد" پڑھا جاتا ہے۔

[2] اسی طرح اس جملہ میں "مرد سر میدمن" کی جگہ "مردِ سرسو میدمن" پڑھا جائے۔ اور "برته" کی جگہ "چِنہ" استعمال ہوتا ہے۔ مترجم

من مُلکا شتگان (یا شتان)	میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) گیا
من مُلکا اتگان (یا اتگان)	میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) آیا
مُلکا نت	شہر میں ہے۔

(۲۸) اگر ان جملوں کے مطلب میں شبہ ہو تو حروفِ ربط "اَش" یا "اَچ" (یا اس کا مخفف "چہ") بمعنے "سے" اور "پَ" بمعنے "جانب" استعمال کرنا چاہیئے۔ (یہ مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو پیرا ۱۲۳!) جیسا کہ:-

من اَش مُلکا شُتان (یا شُتگان)	میں شہر سے چلا گیا۔
من پمُلکا شتگان (یا شتان)	میں شہر کو گیا۔

(۲۹) مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کو "کب" - "کب تک" - "کہاں تک" - "کس طرح" "تبضہ" - "علت" - "کیفیت" اور "تعدد" وغیرہم کے اظہار کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:-

آسُخبا اتکہ	وہ صبح کو آیا
ذروا اھین روچا مھہ وداشتہ	وہ پورا دن وہیں رہا۔
لھتی سنولاہ شُتگنت	وہ کچھ مسئلہ لینے کے لیے رچکا تھا۔

کپانا پادا نا شتہ[لہ] | وہ گرتا سمبھلتا گیا۔

(۳۰) مفعولِ ثانی کی صورت اول میں ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) اکثر اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۳۱) **مفعول** (ACCUSATIVE):- یہ کبھی کبھی وہی ہے جو فاعل ____ (NOMINATIVE) ہے، اور کبھی کبھی اس کا اظہار اسم مختص کے ساتھ "ا" یا "را" لگا کر کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل ضابطوں سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ کونسی صورت کیونکر جملہ میں استعمال کی جانی چاہیئے:۔

(۳۲) تمام اسماء کو مختصراً دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

قسم اوّل:۔ یہ جگہ اور موسم وغیرہم جیسے خصوصی ناموں پر مشتمل ہے، جو صرف معین ومخصوص طور پر استعمال میں لائے جائیں۔ جیسے۔ ابراہیم، گوادر، موسم گرما۔

قسم دوئم:۔ یہ ان تمام اسماء پر مشتمل ہے جو پہلی قسم کے اسماء سے متعلق نہ ہوں اور جو کبھی معین طور پر جیسے "وہ آدمی" (یعنے خاص آدمی)، کبھی غیر معین طور پر جیسے "ایک آدمی" (یعنی کوئی بھی ایک آدمی) اور کبھی عمومی طور پر جیسے "وہ آدمی" (یعنے عام آدمی) استعمال ہو۔

(۳۳) اسم معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ مضارع میں "آ" یا "را" کے ہمراہ، کسی متعدی فعل (TRANSITIVE VERB) کے مفعول (OBJECT) کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ:۔

آگوادرا (یا گوادرا را) جنت | وہ گوادر پر حملہ کرے گا

لہ پادآھانہ ـ صحیح لفظ ہے

من آمردا (یا مردارا) جنان	میں اس آدمی کو ماروں گا
اے مرد آمردا (یا مردارا) جنت	یہ آدمی اس آدمی کو مارے گا

نوٹ:۔ حالت کی تصریح متعین نہیں ہے جیسا کہ:۔

من آہکی گوشت وران	میں ہرن کا گوشت کھاؤں گا۔

(البتہ) ملکیت یا رشتے کا اظہار متعین ہے۔ جیسا کہ:۔

من تئی گوشتا وران	میں تمہارا گوشت کھاؤں گا۔

(۳۴) متعین طور پر استعمال کی صورت میں، متعدی فعلوں کے زمانہ ماضی میں، اسم مفعول (OBJECT NOUN) یا اسم فاعل (SUBJECT NOUN) کو یا تو فاعل کی شکل میں استعمال کیا جائے یا اس کے پیچھے ”ا“ لگایا جائے۔ ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS) کے ساتھ ہمیشہ ”ا“ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ

آیا گو ادرا (یا گوادرا) جتہ	اس نے گوادر پر حملہ کیا ہے۔
من آمرد (یا مردارا) جتہ	میں نے اس آدمی کو مارا ہے
اے مردا آمردا (یا مردارا) جتہ	اس آدمی نے اس آدمی کو مار ڈالا
بادشاها آمرد کشتگ	بادشاہ نے اس آدمی کو مار ڈالا

نوٹ:۔ جب فاعل یا مفعول کے جمع کے اظہار کی ضرورت درپیش ہو (ہمارا اشارہ زمانہ ماضی میں فعل متعدی کی جانب ہے) تو اسم کو تعلق جمع بناتے ہیں مگر فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) جیسا اور فعل کو جمع کے لانا چاہیئے (اس ضابطے کا اطلاق ضمائر شخصی کے غائب پر بھی ہوتا ہے) جیسا کہ

آیاں لوگ پروشتگنت	اس نے بہت سے مکانات مسمار کئے ہیں۔

ھما مُرگ کہ من سُھبی ترا داتگئنت کوُشنت	وہ پرندے کہاں ہیں جو میں نے آج صبح تجھے دیئے تھے؟
بادشاہا ھما مرد کشتگئنت	بادشاہ نے ان آدمیوں کو مار ڈالا
من آ کشتگئنت	میں نے ان کو مار ڈالا

(۳۵) اسم غیر معیّن طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ کسی متعدی فعل کا مفعول ہو اور اس کے ساتھ کبھی بھی "ا" یا "ارا" نہیں لگایا جاتا ہو جیسا کہ:-

آ مردے کُشیت	وہ ایک آدمی مارے گا۔
آیا مردے کُشتہ	اس نے ایک آدمی مار ڈالا ہے
لہتے مرد بکُش	چند آدمی مار ڈالو

(۳۶) <u>اسم کا عمومی استعمال</u>

اسم جب مضارع میں متعدی فعل کا مفعول ہو تو اس کو ترجیحی طور پر فاعل کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ "آ" یا "ارا" بھی لگانا چاہیئے جیسا کہ:-

مرد مرد ء جنت جنین ء نجنت	مرد مرد کو مارے گا عورت کو نہیں۔
گوک کاہ ء وارت گوشت ء نوارت	گائے گھاس کھاتی ہے، گوشت نہیں۔

جب زمانہ ماضی میں یہ (اسم) کسی متعدی فعل کا مفعول یا فاعل ہو تو فاعلی صورت مندرجہ ذیل ہونی چاہیئے:-

من مرد کُشتہ جنین ھچبر کُشتہ	میں نے مرد مارے ہیں، عورت ہرگز نہیں مارے۔

(۳۷) تحکمانہ انداز میں کسی فعل کے مفعول کا اقتضاء "آ" پر ہوتا ہے۔ اگر عددی لحاظ سے ساتھ ایک دو تین وغیرہ نہیں لگائے گئے ہیں تو پھر "باز" (بمعنے بہت) "لحے یا چیزے" (بمعنے چند) اور "کمکے" (بمعنے کچھ یا تھوڑے) وغیرہ جیسے الفاظ لگائے جائیں جیسے:

یک مردے بکُش	ایک آدمی مار ڈالو
دو مرد بکُش	دو آدمی مار ڈالو
منا ورگی آپ بدئ	مجھے پینے کا پانی دو
منا کمکے ورگی آپ بدئ	مجھے تھوڑا سا پینے کا پانی دو
منا آسکی گوشتا بدئ	مجھے ہرن کا گوشت دو

(۳۸) حالتِ فاعلی (AGENT CASE)

حالت فاعلی، فعل اور متعدی افعال کے صرف ان صورتوں میں استعمال ہوتا ہے جنہیں "ذہنی حرکت"، "جسمانی تکلیف" اور "جذبہ" کا اظہار ہوتا ہو جس طرح ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) مجہول میں تشکیل پاتے ہیں جیسے ابھی پیرا ۳۲ میں کیا گیا ہے کہ ایسے فعلوں کے اسم مفعول (یا واحد) جس میں کسی جاندار یا بے جان شے کی کثرت (PLURALITY) کا اظہار مقصود ہو، تو ایسی صورت میں اسم کی معمول وحدانی صورت کا اطلاق کرنا چاہیئے، اور فعل کو جمع کی حیثیت دیکھائے جیسے کہ:

مردا اسپا (یا اسپارا) کُشتہ	آدمی نے گھوڑے کو مار ڈالا ہے۔
آیا منا را (یا منا) جتہ	اس نے مجھے پیٹا ہے۔
من آیارا (یا آیا) جتہ	میں نے اسے پیٹا ہے

اے مرد اآمرد (یا مردارا) جتہ	اس آدمی نے اُس آدمی کو پیٹا ہے۔
جنینا کندتہ آیا گریتا	عورت ہنسی ہے اور وہ رویا ہے۔
آیا گریتا	وہ رویا ہے
آگریت	وہ روئے گا
بچکا ٹلّتہ	لڑکا کھانسا ہے۔
آیا منی لوگ پروشتگنت	اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔
اے مرد اھما مرد کُشتگنت	اس آدمی نے ان آدمیوں کو مار ڈالا ہے۔

(۳۹) اسم کی صورتیں یا ہئیتیں (FORMS OF NOUNS):-

بلوچی میں عام طور پر اسم اس طرح ترتیب پاتے ہیں، جیسے فارسی میں۔
مندرجہ ذیل چند نہایت ہی کام آمد ترکیبیں ہیں:-

(ا) اسم مجمل (ABSTRACT NOUN)

اسم مجمل، صفت کے ساتھ "ی" لگانے سے بنائے جاتے ہیں:-

مثلاً:- "شر" بمعنے اچھا سے "شری" بمعنے اچھائی۔ "ہراب" بمعنے بُرا سے "ہرابی" بمعنے "بُرائی"، "جھل" بمعنے گہرا سے "جھلی" بمعنے گہرائی اور اسیطرح "برز" بمعنے بلندی سے "برزی" بمعنے بلندی وغیرہ،

آنچات چنت دستا جھلینت	وہ کنواں کتنے ہاتھ گہرا ہے
آنچاتۂ[1] جھلی چنت دستنت	اس کنوئیں کی گہرائی (ہاتھ[2] کے حساب سے) کتنی ہے؟

---

[1] آنچات بھی صحیح جملہ ہوگا [2] ہاتھ نصف گز کے برابر ہے

(۴۱) اسم کو وحدت کی شکل میں اظہار کرنے کیلئے اس کے ساتھ "ے" مجہول لگایا جاتا ہے لیکن اس صفت کی حیثیت میں جو کہ "ین" پر ختم ہو جیسے "شرین" یعنی اچھا ہے "شریئے" یعنے ایک اچھی شے! اور "ھیرابین" یعنے برا ہے "ھیرابیئے" ایک بری شے وغیرہ وغیرہ۔

اے مرد شریئے	یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے
اے کوہ لوڑ یئے	یہ پہاڑ ایک اونچا (پہاڑ) ہے۔

(۴۲) مذکورہ بالا صورت میں خاص طور پر وحدت کے "ے" کے لئے مخصوص ہے۔ ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۲۰ جس میں ایک ایسی صفت اسم میں متبدل ہو جاتی ہے جو صفت کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس صورت میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ پر جب صفت کے ساتھ وحدت کا "ے" لگایا جاتا ہو یا معمولی طور پر اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہو اور اس سے متعلقہ فعل یعنے خالص فعل "ہونا" زمان حال میں واحد غائب ہو، تو فعل کے ملحقہ (AFFIX) کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔

اے مرد شریئے	یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے
اے شرین مردے (یا مردے شرین)	یہ ایک اچھا آدمی ہے۔

(۴۳) (لیکن) اگر زمان ماضی کا ہو تو فعل کے ملحقہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ:

آتھائی تو سا ایک مردے شریت	انہیں سے ایک آدمی اچھا تھا

(۴۴) دوسرے کا مالک اسم (یا صفت) جو "ملکیت" یا "رشتہ" کا اظہار کرتے ہوں، اسم یا ضمیر کے مضاف الیہ کی صورتوں میں: (صیغہ واحد اور جمع) "نگ" لگا کر بنتے ہیں۔

(الف) جب مضاف الیہ (GENITIVE) پر "ـَ" (فتحہ) لگایا گیا ہو تو "نگ" کا "ـَ" (ہمزہ)، "ـَ" (فتحہ) کا حرف مقرون (DIPHTHONG) کر

مرتب سے مل جانے سے "یَ" میں مبتدل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:۔

مردَ	=	آدمی کو
مردیگ	=	آدمی کا

(ب) جب مضاف الیہ "ی" پر ختم ہوتا ہو، تو "دیگ" کا "ۓ" (ہمزہ)
"یے" (مجہول) میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:۔

مردیِ	ایک آدمی کا
مردییگ	ایک آدمی کا
آھیِ	اس کا
آھییگ	اس کا

(ت) جب کسی حرفِ صحیح (CONSONANT) کے مضاف الیہ (GENITIVE) پر "یے" (کسرہ) لگایا گیا ہو، تب "دیگ" کا "ۓ" (ہمزہ)، "یے" (کسرہ) کے طریق اعراب کے مرکب میں شامل ہو جانے سے "یے" میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:۔

تئیِ / تئیگ	تمہارا
شُمیِ	آپکا
شُمئیگ	آپکا

(ث) مندرجہ ذیل مثالیں کارآمد ہو سکتی ہیں:۔

لئے منیگنت	یہ میرا ہے
اُتیگنت	وہ تمہارا ہے
لئے آہیئیگنت یا آھئیگنت	یہ اس کا ہے

اے شمیگنت	یہ آپکا ہے
آ کیگنت	وہ کس کا ہے؟
آ اش کیگا ننت	وہ کس کی (ملکیت) میں سے ہے ۱
کیگ ترا رستہ	تمہیں کس کا ملا؟
آیئیگ منا رستہ	اس کا مجھے ملا
من وتیگ آیارا دات	میں نے اپنا اسے دیا
اے مردیئیگنت	یہ ایک آدمی کا ہے
اے لوگ بادشاہیگنت	یہ مکان بادشاہ کا ہے
اے لوگ بادشاہیئیگنت	یہ ایک بادشاہ کا مکان ہے.

نوٹ:- اخیر میں لگے ہوئے "ت" (اضافت) کے استعمال نہ کرنے کیلئے پیرا ۱۵ ملاحظہ فرمائیے. کچھ لوگ اس کا اعلان کرتے ہیں، لیکن جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کو زیادہ تر حذف کیا جاتا ہے.

(۳۵) دوسرا کارآمد اسم (یا صفت) فعل کے اخیر میں "یگ" لگانے سے بنائے جاتے ہیں اور اُن سے "استعداد"، "قابلیت" اور "ضروری سود مند حرکت" کا اظہار ہوتا ہے.

اے ورگی آپ	یہ پینے کا پانی ہے (یعنی پینے کے قابل ہے)
اے آپ ورگیگنت	یہ پانی پینے کا ہے.
من مرگیان (یا مرگیگان)	میں قریب المرگ ہوں (یا مر رہا ہوں)

نوٹ:- "گ" (اضافت) کیلئے پیرا ۱۳ ملاحظہ فرمائیے.

(۳۶) تذکیر و تانیث (GENDER)

حیوانات کے نام، مؤنث یا مذکر میں صفت "نرین" یعنے نر یا "مادگین" یعنے مادہ لگا کے، پکارے جاتے ہیں. جیسا کہ:-

آمادگین گو کے } وہ گائے ہے سانڈ نہیں
(یا گوکینٹت) مؤنث نینت }

آنر یئے مادگینے نینت — وہ نر ہے مادہ نہیں

(۴۷) چند حیوانوں کے نر اور مادہ کیلئے الگ الگ نام ہیں. مثلاً:-

کروس	مرغا
تکینک	مرغی
پاچن	بکرا
بُز	بکری
گرانڈ	مینڈھا
گُڈ	میش (پہاڑی) مینڈھا، مارخور

(۴۸) چند حیوانوں کے لئے عمومی نام ہیں. مثلاً:-

لیس	بکرا (کوئی بھی)
میش[1]	بھیڑ (کوئی بھی)
اُشتر	اونٹ (کوئی بھی)

---

[1] میش صرف بھیڑ (مادہ) کیلئے استعمال ہوتا ہے. بھیڑ اور بھیڑی کیلئے مشترکہ لفظ امیپٹ پَس ہے

چوتھا باب

صفت ADJECTIVE

(۴۹) بلوچی میں صفت ناقابلِ تصریف ہیں اور مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں
حصہ اوّل:۔ وہ جن کی ابتدائی ہیئت صفت ہے جس کے پیچھے "ی" لگانے سے اسم
مجرد (ABSTRACT NOUN) تشکیل پاتا ہو (ملاحظہ ہو پیرا ۴۰)
جیسے "شر" بمعنے اچھا سے "شری" بمعنے اچھائی اور "وش" بمعنے
میٹھا سے "وشی" بمعنے میٹھائی۔

حصہ دوم:۔ وہ جو اسموں سے بنائے جاتے ہیں۔

(۵۰) صفت کی دو ہیئتیں یا اشکال تصور کی جائیں (بجز انکے جنکا ذکر پیرا ۶۰ میں آیا ہے)
پہلی یعنی ابتدائی شکل:۔ مذکورہ حصہ دوم کی صفت جو بجائے خود اسم ہیں۔ جیسے "دار"
بمعنے لکڑی یا لکڑی کی کوئی شے۔

دوسری شکل:۔ مذکورہ پہلی شکل میں "ین" کے اضافے سے اسکی تشکیل ہوتی ہے
جیسے "شر" سے "شرین" اور "دار" سے "دارین"

(۵۱) زیرِ تشکیل صفت ہمیشہ مذکورہ دوسری شکل میں استعمال کی جاتی ہے جو ہمیشہ اسم موصوف سے
پہلے آتی ہے۔ جیسے:۔

شریں مرد	اچھا آدمی
دارین میز	یہ لکڑی والی میز

(۵۲) کبھی تشکیل ہیئت صفت اسم کے بعد صفاتی صورت میں آسکتی ہیں۔ جیسے:۔
اے میز دارین یا اے دارین میز = یہ میز ہے لکڑی والی یا یہ ایک لکڑی والی میز ہے۔

آ مرد ے شرین یا آ شرین مرد ے	وہ ایک اچھا آدمی ہے۔

(۵۳) پیرا ۴۲ کے مذکورات کے مطابق یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ مذکورہ قسم کے جملوں میں فعل کا ملحقہ (VERBAL AFFIX) "نت" بمعنے "ہے" کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا (ملاحظہ ہو پیرا ۵۲)۔ اور یہ کہتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وحدت کا "ے" مذکورہ حصہ اول کی شکل دوئم کی صفتوں میں جوڑا جا سکتا ہے جیسا کہ پیرا ۴۱ اور ۴۲ میں مذکور ہے اور جہاں تک حصہ دوئم کی صفتوں کا تعلق ہے تو اس صورت میں "ے" کو پہلی شکل (یعنے اسم بذات خود) سے جوڑا جاتا ہے جیسے کہ:۔

اے مرد شریفے	یہ آدمی ایک اچھا آدمی ہے۔
لے میج دارے	یہ میز لکڑی ہے (کی ہے)
اولامتی ایس شریفے بیتہ ھنی ھرا بنت	پہلے میرا گھوڑا اچھا تھا اب برا ہے۔
اولاتی، لوگ تگردے بیتہ ھنی بانیت	پہلے تمہارا گھر چٹائی کا تھا اب مٹی گارے (یا اینٹوں) کا ہے۔

(۵۴) <u>اسموں کی یکسانیت کی صورت میں صفت کا استعمال۔</u>

ایسی صورت میں صفت کو ہمیشہ پہلی یا ابتدائی شکل میں رکھنا چاہیے جیسا کہ

آ مرد شرنت	وہ آدمی اچھے ہیں
لے میج دارنت	یہ میز لکڑی کی ہیں۔

(۵۵) تقابلی یا نسبتی (THE COMPARATIVE) صفت مطلق میں دو چیزوں کے جوڑنے سے (صفت) تقابلی بنتی ہیں۔ جیسا کہ "شر" بمعنے اچھا سے "شر تر" بمعنے بہتر

"دراج" بمعنے لمبا سے "دراج تر" بمعنے لمبا یا زیادہ لمبا اور "ریگ" بمعنے ریت سے "ریگتر" بمعنے ریتیلا [1]

(۵۶) وہ اسم جس سے تقابل مقصود ہو اُسے حرفِ ربط "اش" یا "اچ" (یا مخفف بمعنے "سے" لگائے یا لگائے بغیر اسم کی حالتِ ظرفی (DATIVE) کی شکل اول میں رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ:-

لے مردچہ آمردا شرترنت	یہ آدمی اس آدمی سے زیادہ اچھا ہے۔
لے راہ اچہ آراھا دراجترنت	یہ راہ اس راہ سے طویل تر ہے۔

(۵۷) چند ایک صفتوں کی ابتدائی صورتوں میں تقابل کے وقت معمولی سی تبدیلی آتی ہے۔ جیسا کہ:-

"مزن" بمعنے بڑا سے "مستر" ـ "کسان" بمعنے چھوٹا سے "کستر" ـ "برز" بمعنے اونچا سے "بُستر" اور "بُزتر" ـ "بز" بمعنے ثقیل سے "بَستر"۔

(۵۸) افضل التفضیل (THE SUPERLATIVE):-

صفت اعلیٰ کا تقابلی طور پر اظہار اس متعین اسم کے ساتھ کیا جاتا ہے جسے مقابلے میں صفت "درستین" بمعنے سب استعمال کیا جاتا ہو۔ ایسا اسم جمع کے طور پر آتا ہے (اسم ظرف کی شکل اول) جب کہیں کسی اسم کا اظہار نہیں کیا جاتا ہو تو ایسی صورت میں اسم ظرفی (کی شکل اول) "درست" صیغۂ جمع میں استعمال ہوگا جیسا کہ

---

[1] "ریگ" کا صفت تقابلی بنانا بڑا عجیب ہے۔ مترجم

اے چہ درستین مردمان شر ترنت	}	یہ سب آدمیوں میں بہترین ہے۔
اے چہ درستاں شر ترنت	}	یہ سب میں بہترین ہے۔

(۵۹) بہت "بُرا" (بدتر) یا "اچھا" (خوب تر) کا اظہار موجودہ متعین اسماء کو مزید تعین کرنے سے ہوتا ہے، یا اگر صفت، اسم کے مقابل ہو تو اس کا اظہار صفت "سک"، "سکین" یعنے زیادہ یا بہت زیادہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ :-

آسکین شرین مرد	وہ بہت ہی اچھا آدمی
اے آپ سک وشنت	یہ پانی بہت ہی میٹھا ہے

(۶۰) انگریزی زبان کے وہ صفت جنکا مختتمہ "LY" اور "ISH" پر ہوتا ہے جیسا کہ "PRINCELY" اور "CHILDISH"۔ ان کا اظہار بلوچی میں اسم کی حالتِ ظرفی سے وحدت کی "ے" جوڑنے سے کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۲۱) جیسا کہ :-

اے بادشاھی تنبوئے	یہ ایک شاہی خیمہ ہے۔
اے بچکی ھبرے	یہ ایک بچکانہ بات ہے۔

پانچواں باب

ضمیر (PRONOUN)

(۶۱) ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS)

ضمائر شخصی اور اسمیوں کے طریقۂ تصریف (MODE OF INFLECTION) ہی نہایت ہی خفیف سا فرق ہے۔ ان کی تصریف یا گردان مندرجہ ذیل ہے۔

واحد متکلم (SINGULAR IST PERSON)

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) ۔ من ۔ میں

مضاف الیہ (GENITIVE) ۔ منی ۔ میرا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) (DATIVE & ACCUSITIVE) ۔ منا ۔ منارا ۔ مجھے ۔ مجھکو

فاعل (AGENT) ۔ من ۔ میں نے

جمع متکلم :- (PLURAL IST PERSON

حالتِ فاعلی ۔ ما ۔ ہم

مضاف الیہ ۔ می ۔ امی ۔ ہمارا

مفعول ثانی و مفعول (حالتہ) ۔ مارا ۔ امارا ۔ ہمیں ۔ ہم کو

فاعل ما ۔ اما ۔ ہم نے

واحد مخاطب (SINGULAR 2ND PERSON)

حالتِ فاعلی	تو	تم
مضافِ الیہ	تی	تمہارا
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	ترا - ترارا	تمہیں۔ تم کو
فاعل	تو	تم نے
حالتِ ندائیہ (VOCATIVE)	او تو	اے تم

مخاطب جمع (PLURAL 2ND PERSON)

حالت فاعلی	شُما	آپ
مضافِ الیہ	شُمی	آپکا
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	شُمارا	آپکو
فاعل	شُما	آپنے
حالت ندائیہ	او شُما	اے آپ

واحد غائب (SINGULAR 3RD. PERSON)

حالت فاعلی	آ	یہ (وہ)
مضاف الیہ	آئی - آیی - آھیِ	وہ
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	آ - آیا - آیارا	اس کا (اُس کا)
فاعل	آیا	اس نے

جمع غائب (PLURAL 3RD. PERSON

حالت فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	آھان	اُن کا
مفعولِ ثانی مفعول (حالت)	آھان۔ آھانارا	انہیں۔ انکو
فاعل	آھان	انہوں نے

نوٹ:۔ (الف)۔ "آیان" بھی استعمال ہوتا ہے

(ب)۔ جب کسی لفظ میں دو اعراب بیک وقت آئیں، یا زیادہ صحیح طور پر یہ کہ جب ان دونوں کو صرف ایک ہمزہ (ئے) جدا کرتا ہو تو ایسی صورتوں میں (ئے) کی جگہ (ش) کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ اگر ایسے اعراب کے اخیر میں فعل تصریف (VERBAL INFLECTION) ہے، تو اس صورت میں ہمزہ (ئ) کے بجائے (ش) کا نہیں بلکہ (ی) کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ صورت واضح طور پر فعل تصریف میں دیکھی جاتی ہے۔ "ھ" کو اکثر ایسے الفاظ کے ملحق (حرفِ اول) کے طور پر لگایا جاسکتا ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتے ہوں۔ ایسی صورت میں "ا" کو بہر حال حذف کیا جائے گا۔ جیسا کہ:۔

انچو یا ھنچو بمعنے اسطرح

(۶۲) <u>اجزائے لاحقہ (POSTPOSITIONS)</u>

بلوچی زبان کی تمام مقامی بولیوں میں صیغۂ غائب میں مندرجہ ذیل دو اضافتی اجزائے لاحقہ (PRONOMINAL POSTPOSITIONS) ہیں جو عام اور اکثر طور پر استعمال میں لائے جاتے ہیں:۔

"ے"	واحد کے لئے
"شی" (اِشی)	جمع کے لئے

(۶۳)۔ (مضارع اور مفعولِ مطلق یا متجانس (COGNATE) زبانوں میں) انکو ایسے فعل سے

ملحق کیا جاتا ہے جو کسی ایسے جملے میں استعمال کیا گیا ہو جسکے مفعول کا اظہار کسی گذشتہ جملے میں کیا جا چکا ہو. جیسا کہ :

آمرد منی لوگا اتک اگر من ءِ گند لتے من کُشتے نے	{	وہ آدمی جو میرے گھر آیا تھا، اگر میں اُسے دیکھ لوں تو اُسے جان سے مار ڈالوں گا.
من تئی اسپان ءِ گند ان من ءِ گرانتی	{	(اگر) میں تمہارے گھوڑوں کو دیکھ لوں تو میں انہیں پکڑ لوں گا.

(۶۴) ان کا استعمال اسم فاعل (AGENT NOUN) کی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد ان کا تکرار ناگوارِ خاطر ہو. ان کا استعمال اسوقت بھی کیا جا سکتا ہے جب اسم فاعل کا اظہار نہ کیا گیا ہو اور بیان میں شخص یا اشخاص کا علم ہو جائے. اور مزید براں، زیادہ غیر واضح طور پر، فاعل کا اظہار "کون" اور "کیا" کے بغیر مقصود ہو تو "ے" کا مفہوم "اس سے" (مذکر، مؤنث اور غیر جانبدار) اور "ش (اش)" کا "اُنسے" لیا جاتا ہے.

(۶۵) ان اجزائے لاحقہ کا الحاق فعل سے بھی کیا جا سکتا ہے. یا فعلِ مرکب کی صورت میں اس اسم (یا صفت) سے کیا جا سکتا ہے جو آزادانہ طور پر ترکیب یا تشکیل پاتا ہو.

(۶۶) جب ان اجزائے لاحقہ کا الحاق کسی ایسے لفظ سے ہو جو "ا" پر ختم ہوتا ہو (مثلاً اسم کا مفعول یا حالتِ ظرفی میں) تو ایسی صورت میں "ا" اجزائے لاحقہ کے اعراب سے مل جاتا ہے اور اسطرح حروفِ مقرون (DIPHTHONGS) "ئی" یا "ے" کی تشکیل ہو جاتی ہے. جیسا کہ :

کوریا چراگے دستا گپت و جلگے بڈا کُتگے (یا بڈی کُت)	{	کسی نابینا نے ایک چراغ ہاتھ میں لیا اور پانی کا برتن کاندھوں پر اٹھایا.
وتِ اُشترِ گُٹا لونجان کُتگے یا		اس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے

وتِ اُشترِ گتّی لو بجن کُت — اُس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے۔

یا

وتِ اُشترِ گتّا لو بجانے کُت — ایضاً

(۶۷) ان اجزائے لاحقہ کا استعمال کبھی کبھی مضاف الیہ اور مفعولِ ثانی کے اظہار کے وقت بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

اگر آدگر برے جُتی کنت مالیٔ جنان و بران	اگر وہ آئندہ ایسا کرے تو میں حملہ کرکے اس کی مویشی لے جاؤں گا۔
لوگیتی پروشان	میں ان کے مکانوں کو تباہ کردوں گا
تو دتی اشترے بدی	تم اپنا اونٹ اُسے دیدو
مائیتی دیں	ہم انہیں دیدینگے
بچکے بیتگے	(اس عورت کے ہاں) لڑکا ہوا ہے
دگے مردے گوں تے	اس کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی تھا۔
دُرستین مال گوں تے برگنتی	جو سرمایہ اسکے پاس تھا اُسے وہ لے گئے ہیں۔

(۶۸) صیغۂ غائب کے ان دو اجزائے لاحقہ کے علاوہ صیغۂ متکلّم (واحد اور جمع) میں ایک اور جزِ لاحقہ "ں" (اُں) اور صیغۂ مخاطب (واحد اور جمع) میں جزِ لاحقہ "ت" (اِت) بھی ہے۔ لیکن چند ایک بولیوں میں ان کا اطلاق شاذ ہی ہوتا ہے۔

اگر کہ میرے خیال میں دوسری بولیوں میں یہ بہت عام ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے گویا ان کا استعمال بھی اجزائے لاحقہ "ے" اور "تی" (اِتی) کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ:

دوشی دزن گیتگنت	گذشتہ شب میں نے چوروں کو پکڑا تھا
مَنت کلینت	تم نے مجھے دھتکارا (یا بھگایا)
منی براتت کُشتنت	میرے بھائیوں کو تم نے (جان سے) مار ڈالا ہے۔

اگر دو گرا گیت بد بیتیں	اگر تم دو کوسے دیکھ لیتے
دو روجا تراوشد ئن کتہ	دو دن تک میں نے تمہیں خوش وخرم رکھا
وتی اُشترئن داتہ	میں نے اپنا اونٹ دیدیا ہے
وتی اُشترت کیارا داتہ	اپنا اونٹ تم نے کس کو دیا ہے؟
دیگنتئن یا دِیتنئن	ان کو میں نے دیکھا۔

(۲۹) ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS)

"اے" بمعنے یہ، "د آ" بمعنے وہ جیسے ضمائر اشارہ جب اسم کے آگے استعمال میں آئیں تو وہ ناقابلِ تصریف ہیں۔ لیکن جب وہ اسماء کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہو رہے ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طور پر ہوتی ہے۔

واحد

حالت فاعلی	اے	یہ
مضاف الیہ	اِشی	اسکا
مفعولِ ثانی	اِشیا۔ اشیارا	اسکو
مفعول (حالت)	اے۔ اشیا۔ اشیارا	اس کو
فاعل	اِشیا	اس نے

جمع

حالت فاعلی	ندا د	ندا د
مضافِ الیہ	اِشان	ان کا
مفعولِ ثانی	اِشان۔ اشانان	ان کو

مفعول (حالت)	اِشان	انکو
فاعل	اشان	اِنہوں نے

(۷۰) بر دو جمع اور واحد میں ضمیر اشارہ "آ" (بمعنے وہ (غیر جانبدار) کی تعریف بعینہٖ ضمیر شخصی "آ" (بمعنے وہ آدمی) کی طرح ہوتی ہے۔ بایں ہمہ اسکو یہاں پیش کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اے شرین مرد	یہ اچھا آدمی
اے شرین مردے	یہ ایک اچھا آدمی ہے۔
اے شرین مرد انت	یہ اچھے آدمی ہیں
آھرا بنت	وہ بڑے ہیں

(۷۱) تخصیص (PARTICULARISATION) کے حرف "ہم" (بمعنے وہی) کا سابقہ ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVES) سے عموماً کچھ اسطرح لگا رہتا ہے گویا وہ اپنے اس زور لفظی کو کھو چکا ہو جس کی بلاشبہ توقع ہوتی ہے۔

ھمامرد شرنت	وہ آدمی اچھا ہے
ھمے شرنینت	یہی اچھے نہیں

نوٹ:۔ بلاشبہ جب "ہم" بطور سابقہ "اے" اور "آ" سے لگتا ہو تو "اے" کا "ا" (الف) اور "آ" کا "~" (مد) حذف ہوتا ہے۔

(۷۲) ضمائر معکوسہ (REFLECTIVE PRONOUNS)

جب ضمیر معکوسہ "وت" (بمعنے خود) کسی اسم کے آگے استعمال ہوتا ہو تو وہ غیر متدرن (INDECLINABLE) ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی اسم یا ضمیر کے مانند کی حیثیت سے استعمال ہو رہا ہو تو اس صورت میں صرف صیغہ واحد میں مندرجہ ذیل طریقہ پر تعریف پذیر ہوتا ہے۔

حالت فاعلی	وت	خود
مضافِ الیہ	وت وتی	خود کا (اپنا)
مفعولِ ثانی	وتا. وتارا	خود کو (اپنے آپکو)
مفعول (حالت)	وت. وتا. وتارا	خود. خود کو
فاعل	وت	خود نے (اپنے آپ)

(۳) مندرجہ ذیل مثالوں سے انکے استعمال کے طریقہ کو ظاہر کیا گیا ہے:-

آوت اتکہ	وہ خود آیا ہے۔
آیا من وت تواد یان	میں تمہیں وہ (شے) خود دیدوں گا
نو وتا بچار جنیں مرچیے	تم خود اپنے آپکو (اپنے تئیں) دیکھو تم کیسے آدمی ہو۔
من وت نو کاءِ پروشان	میں خود اس کے گھر کو مسمار کروں گا۔
آیاں وتی دُرستین مردم کشتگنت	انہوں نے اپنے سب آدمی (جان سے) مار ڈالے ہیں
آیا وتی دُرستین برات کشتگنت	اس نے اپنے سب بھائیوں کو (جان سے) مار ڈالا ہے۔
من اینو کاوتان	میں اکیلا (خود) ہوں۔
اسہنی وتیگنت	یہ میرا اپنا ہے (خود کا ہے)

(۴) بعض اوقات "جند" (بمعنے جسم. شخص BODY, PERSON) بذاتِ خود "SELF" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

آہی جند اتکہ	وہ بذاتِ خود آیا ہے
منی جند اتکہ	میں بذاتِ خود آیا ہوں

(۵) ضمائر موصولہ (RELATIVE PRONOUNS):-

فارسی کا حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICIPLE) "کہ" (بمعنے کہ. جو کہ. وہ جو کہ) جو اس زبان میں ضمائر موصولہ کا کام دیتا ہے، بلوچی زبان میں بھی تقریباً اسی طریقہ پر استعمال ہوتا ہے. البتہ بعض علاقوں میں یہ عام طور پر بالکل حذف کیا جاتا ہے. جیسا کہ:-

آمرد (کہ) من دیتہ کوہ ءِ سرا بیتہ	جس آدمی کو میں نے دیکھا ہے وہ پہاڑ پر تھا.
آمردا (کہ) منارا گوشتہ شرتریں مردے بیتہ	وہ آدمی جس نے مجھے بتایا تھا ایک اچھا آدمی تھا
اے ھما مردنت (کہ) من جتہ	یہ وہی آدمی ہے جسے میں نے پیٹا ہے
اے ھما اسپنت (کہ) من لوٹتہ	یہ وہی گھوڑا ہے جس کو میں نے مانگا تھا. (جس کا میں نے تقاضا کیا تھا)
آ اسپا (کہ) من ءَ لوٹتاں ھنی مُلکا ئنت[1]	جس گھوڑے کی مجھے ضرورت ہے وہ اس وقت شہر میں ہے.
ھما مُرگ (کہ) من سہبی ترا داتنت ھنی کو ئنت	وہ مرغیاں اب کہاں ہیں جو میں نے تجھے صبح کو دی تھیں؟
آ مُرگ (کہ) من زیک[2] ترا داتگنت ھنی کو ئنت	وہ مرغ جو میں نے تجھے کل دیا تھا. اب کہاں ہے؟

(٤٧) ضمائر استفہامیہ INTERROGATIVE PRONOUNS

---

[1] ملک کھیتوں کے معنوں میں بھی آتا ہے.

[2] زیک کا "ک" بولنے میں حذف ہو جاتا ہے.

ضمائر استفہامیہ مندرجہ ذیل ہیں

کۓ	بمعنے	کون؟
چہ	"	کیا؟
کُجا	"	کونسا؟
چُنت	"	کتنے یا کس قدر؟
کَدی	"	کب، کبھی یا کِس وقت؟

علاوہ ازیں "کھر"۔ "کجا" یا "کجانگو" (بمعنے کہاں یا کس طرف) کو بھی اسمیں شمار کیا جاتا ہے. جب انکا استعمال اسم کے ساتھ بطور سابقہ کیا جاتا ہے تو یہ غیر متصرف بن جاتے ہیں. لیکن جب صیغۂ واحد میں استعمال ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوتی ہے.

واحد

حالتِ فاعلی	کۓ	کون
مضافِ الیہ	کئی	کِسکا
مفعول ثانی	کیا۔ کیارا	کِس کو
مفعول (حالت)	کئی۔ کیا۔ کیارا	کون۔ کس نے وغیرہم
فاعل	کیا	کِس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد
مضاف الیہ	کیگان	کس کے۔ کن کے

مفعولِ ثانی اور مفعول (حالت)	کیګان	کس کو۔ کن کو
فاعل	کیګان	کس نے

واحد

حالتِ فاعلی	چه	کیا؟
مضافِ الیه	چې	کاہے کا (کس چیز
مفعولِ ثانی	چیا۔ چیارا	کس (چیز) کو؟
مفعول (حالت)	چه۔ چیا۔ چیارا	کیا (کیوں)؟
فاعل	چیا	کاہے سے (کس چیز

ان کا صیغۂ جمع نہیں ہے۔

واحد

حالت فاعلی	کُجام	کونسا؟
مضافِ الیه	کُجامِ	کونسا؟
مفعولِ ثانی	کجامیا اور کجامیارا	کس کو؟
مفعول (حالت)	کُجام کجامیا۔ کُجامیارا	کونسا؟
فاعل	کُجامیا	کس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	کجامان،	کن کے ؟
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	کجامان	کن کو ؟
فاعل	کجاماں	کن نے ؟

نوٹ:- "کتام" "کدام" - "کجان" - "کتان" اور "کدان" بھی استعمال ہوتے ہیں۔

کجام مرد اتراجتہ	کس آدمی نے تجھے مارا ہے ؟
کتان لوگا روے تو	کس گھر کو تم جاؤ گے ؟

واحد

حالتِ فاعلی	چنت	کس قدر وغیرہم
مضافِ الیہ	چنت	کتنے کو وغیرہم
مفعول ثانی	چنتا۔ چنتارا	کتنوں کو وغیرہم
مفعول (حالت)	چنت۔ چنتا چنتارا	کتنے وغیرہم
فاعل	چنتا	کتنوں نے وغیرہم

صیغۂ جمع میں کچھ بھی نہیں ہے

(۱۱) "کیَ" (بمعنے کون)، "چہ" (بمعنے کیا) اور "کجام" (بمعنے کونسا) کو صیغۂ جمع میں استعمال کرنے کا ایک اور محاوراتی یا اصطلاحی طریقہ بھی ہے۔ یعنے عام طور پر حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICLE) "و" (او) کے لگانے اور واحد کے تکرار سے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

کیا تراجتہ	بمعنے	کس نے مجھے مارا ہے؟
کُجام مردا تراجتہ	"	کس آدمی نے مجھے مارا ہے!
کُجام مرد توجتہ	"	کس آدمی کو تو نے مارا ہے؟
اے کئی لوگ اِنت	"	یہ کس کا مکان ہے؟
اے لوگ کیگِنت	"	یہ مکان کس کا ہے؟
کیا وکیا تراجتہ	"	کس کس نے مجھے مارا ہے؟
اے لوگ کئی وکیگِنت	"	یہ مکانات کس کس کے ہیں؟
کئی جنگ بیتہ	"	کون مارا گیا ہے؟
کئی وکئی جنگ بیتہ	"	کون کون مارا گیا ہے؟
کُجام جنگ بیتہ	"	کونسا مارا گیا ہے؟
کُجام وکُجام جنگ بیتہ	"	کون کونسا مارا گیا ہے؟
کُجامیا تراجتہ	"	(دائیں سے) کس نے مجھے مارا ہے؟
چنتا تراجتہ	"	کتنوں نے مجھے مارا ہے؟
کئی وکئی گپتہ	"	اس نے کس کس کو کاٹ کھایا ہے؟

چھٹا باب

فعل (VERB)

(۷۸) تعریفِ افعال (CONJUGATION OF VERBS) سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شخصی ارکانِ آخر یا انقضائے شخصی (PERSONAL TERMINATIONS) کا تذکرہ کیا جائے۔ انکو میں مندرجہ ذیل حصص میں تقسیم کروں گا۔ یعنے:۔

اوّل:۔ انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION) بشمول حال و مستقبل، اور

دوئم:۔ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

(۷۹) یہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) افعال کے مختلف زمانوں میں استعمال ہونے کے علاوہ اسماء، ضمائر اور صفات وغیرہم کے ساتھ بھی لگائے جاتے ہیں اور فعلِ وصلی (SUBSTANTIVE VERB "to be") کے مضارع اور زمان ماضی کے نعم البدل بھی ہیں۔ (طلباء اگر چاہیں تو وہ ان کو، اور ان تمام ارکانِ آخر کو جو افعال کے مادوں (ROOTS OF VERBS) کے ساتھ لگے ہوتے ہیں، فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اَگ" بمعنے "ہونا" کے حصص تصور کریں۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ "الف")

انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION)

واحد

متکلم (Ist PERSON)	آن	ہوں

مخاطب (2nd. -do-) "ے" یا "ئے" ہیں

غائب (3rd. -do-) { یت یا ئیت / نت یا ُنت } ہے

جمع

متکلم	ن یا ُن	ہیں
مخاطب	ت یا ِئت	ہیں
غائب	نت یا ُنت	ہیں

(۸۰) چند مقامی بولیوں میں اقتضائے واحد متکلم، "آن" "وُن" یا "ین" میں تبدیل ہو جاتا ہے. جیسا کہ پیرا ۱۲ اور ۱۴ میں مذکور معروضات سے توقع کی جا سکتی تھی. چنانچہ ہم ہر دو کو سن سکتے ہیں:

من ء روان (اور) من ء رَوُون
(اور) من ء ربین } میں جاؤں گا

من ء بان (اور) من ء بین — میں ہوں گا -

من شُتگان (اور) من ء شتگون — میں گیا تھا

(۸۱) واحد غائب "یت" وہ ترتیب ہے جو افعال کے مادوں سے لگایا جاتا ہے اور "ُنت" اسماء اور ضمائر وغیرہ سے لگایا جاتا ہے اور جیسے توقع کی جا سکتی ہے زمانہ حال کے واحد غائب میں ایسے مثال مل سکتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو پیرا ۱۰۷).

(۸۲) اس حقیقت کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ تراکیب جو ہمزہ (ئے) سے شروع ہوتی ہیں، انکی ضرورت صرف کسی قبل اعراب کے بعد ہو سکتی ہے۔

(۸۳) پیراگراف ۱۵ میں بلوچی زبان میں اصواتِ اعراب (VOWEL-SONDS) کی سرجرگی کا اشارتاً تذکرہ کیا گیا تھا۔ علاوہ ان کے جو پیراگراف ۵، ۸ اور ۹ کے) انتقالِ لفظی کے نقشوں میں دکھائے گئے ہوں، میں یہاں پر واضح طور پر لکھوں گا کہ صیغۂ واحد غائب اور متکلم و جمع مخاطب کے ارکانِ آخر کا اعراب ایک نہایت ہی مختصر "ی" (e) ہے جو بعض اوقات مشکل سے ہی واضح ہوتی ہے اور جو کبھی "ای" (i) نہیں ہے جیسا کہ میں نے پیش کیا ہے۔

(۸۴) انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

واحد

متکلم	تان یا ُتان	تھا
مخاطب	ِتے یا ُتے	تھے
غائب	ِت یا ُت	تھا

جمع

متکلم	ِتن یا ُتن	تھے
مخاطب	ِتت یا ُتت	تھے
غائب	ِتنت یا ُتنت	تھے

(۸۵) بلوچی افعال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنے افعال باقاعدہ اور افعال بے قاعدہ (REGULAR & IRREGULAR VERBS) اور پھر ان کو بھی دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنے فعل متعدی اور فعل لازم (TRANSITIVE

& INTRANSTIVE VERBS)

(۸۶) افعالِ باقاعدہ (REGULAR VERBS)

افعال باقاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں، جنکے غیر مشتق مادے (PRIMITIVE ROOTS)، ماضی معطوفہ بنتے وقت تبدیل نہیں ہوتے، جیساکہ: "برورش" (بمعنے توڑدو)، "بُرشتہ" یا "بُرشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)۔

افعالِ بے قاعدہ (IRREGULAR VERBS)

آسانی کے لئے افعالِ بے قاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جن کے مادے (واحد مخاطب کے امر "IMPERATIVE") ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت تبدیل ہوتے ہوں، جیساکہ: "جن" (بمعنے مارو)، "جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا یا مارا ہوا)

(۸۸) افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS)

ایسے افعالِ متعدی کی دو تعریفیں ہیں جو اپنے زمانوں میں ماضی معطوفہ لینے واحد غائب اور جمع غائب سے تشکیل پاتے ہیں، اور جیساکہ لازمی طور پر اس اسم کی حالتِ فاعلی کے بعد، جوکہ ہمیشہ ان زمانوں سے پیشتر استعمال ہوتے ہیں، انہیں ایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ وہ اپنے مفعول کے ذریعہ اظہار کئے جاسکیں۔ (ملاحظہ ہو پیراگراف ۳۴ اور ۳۸)

(۸۹) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS)

افعالِ لازمی اپنے جملہ زمانوں میں مکمل طور پر تعریف پذیر ہوتے ہیں۔ اور اسکے آگے

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE CASE) استعمال کیا جاتا ہے بعض افعال جنہیں ہم افعال لازمی تصور کرتے ہیں وہ بلوچی زبان میں افعال متعدی سمجھے جاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۳۸) جیسا کہ:-

آئی کُلِتہ : وہ کھانستا ہے

آئی کندِ تہ : وہ ہنستا ہے

(۹۰) غیر منصرف یا مصدر (INFINITIVE)

بلوچی افعال کے غیر منصرف ہمیشہ "گ" (ئگ) پر ختم ہوتے ہیں جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا)۔

(۹۱) ایک تخفیفی (EUPHONIC) "ی" ان مادوں کے درمیان لگایا جاتا ہے جو "ا" اور "و" پر ختم ہوں اور جو ان مادوں کے درمیان ہوں جو "ے" اور مصدری اختتام (INFINITIVE TERMINATION) پر ختم ہوتے ہوں۔ جیسا کہ:- "آ" (بمعنے آؤ)، "آیگ" (بمعنے آنا)، "گرے" (بمعنے رو) اور "گریگ" (بمعنے رونا)

(۹۲) مصدر ایک فعلی اسم ہے اور عام ذاتی افعال (SUBSTANTIVE VERBS) کی طرح اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ اس کا اطلاق اور استعمال لاطینی اسم مصدر اور حاصل مصدر (LATIN GERUNDS & SUPINES) کی طرح ہوتا ہے۔ جیسا کہ:

اگر ھمد آپ کارے بیت جلین کنّگ ءَ بیت	اگر وہیں پانی کی ضرورت ہے تو گہری کھدائی کرنا ہوگی
نبیگ کار سکین کارے	لکھنے کا کام نہایت مشکل کام ہے۔
آنبیگا یکا مت	وہ لکھنے (کے کام) میں ماہر ہے

(۹۳) مادہ (ROOT) :-

مادہ کی تشکیل مصدری انقضاء "گ" کو حذف کرنے سے ہوتا ہے۔ اس کے سوائے یہ امر (IMPERATIVE) کا صیغہ واحد مخاطب بھی ہے۔ جیسا کہ "پروشنگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروش" (بمعنے توڑ)۔ "ب" (کبھی کبھی "بِ") عام طور پر امر کے واحد مخاطب کے ساتھ بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اگلے صفحات میں آئے گا۔ پ اور پِ بھی بطور سابقہ لگائے جاتے ہیں۔

(۹۴) فعل حالیہ (PRESENT PARTICIPLE)

مصدر کے ساتھ "ا" لگانے سے فعل حالیہ کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ "پروشنگ" (بمعنے توڑنا)، "پروشنگا" (بمعنے توڑنے سے) یا (اگر ترجیح دینا مقصود ہو تو اسے محض اسم کی وہ حالت ظرفی سمجھا جائے جو مصدر یا حاصل مصدر "مقام" "حالت" اور "محل" کی دلالت کرتا ہو)

(۹۵) ماضی معطوفہ (PAST OR PASSIVE PARTICIPLE)

افعال باقاعدہ کے ماضی معطوفہ، مادہ کے ساتھ "تہ" یا "تگ" لگانے سے تشکیل پاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۹۶) جیسا کہ:-

"پروش" (بمعنے توڑو)، "پُرشتہ" یا "پروشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)

(۹۶) بہت سے افعال باقاعدہ، مادہ اور رکن آخر "ت" یا "تگ" کے درمیان "ـِ" (کسرہ) لگاتے ہیں انہی مادوں سے نکالے ہوئے افعال ہمیشہ ایسا کرتے ہیں جیسا کہ جدید فارسی کے مصادر جو "یدن" پر ختم ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ بھی جدید مصدری صورتیں (INFINITIVE FORMS) "ادن" ہیں، انہیں "ا" لگایا

جائے. جیساکہ "رسگ" (بمعنے پہنچنا)، جو فارسی میں "رسیدن" ہے، کا ماضی معطوفہ "رِستہ" یا "رسِتگ" (بمعنے پہنچا ہوا) ہے؛ "اِدشگ" (بمعنے کھڑا ہونا)، جو جدید فارسی میں "ایستادن" ہے، کا ماضی معطوفہ "ادشتاتہ — یا اوشتاتگ" (بمعنے کھڑا ہوا) ہے.

(۹۷) افعالِ بے قاعدہ کے مادوں میں ماضی معطوفہ بنتے وقت ایک تبدیلی آتی ہے جیساکہ "بند"، "بستہ" یا "بستگ" (بمعنے بندھا ہوا)؛ "جن" (بمعنے مارو) "جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا).

وہ مادے جو "ج"، "چ"، "نج" پر ختم ہوتے ہوں، وہ ماضی معطوفہ بنتے وقت ان حروف کو "تک" میں تبدیل کر دیتے ہیں، بعینہٖ اسی طرح وہ مادے بھی جو "ا" پر ختم ہوتے ہوں، اور ماضی معطوفہ بناتے وقت ان تغیر پذیر مادوں میں حرف "ہ" یا "گ" بڑھانا چاہیئے جیساکہ "درگیج" (بمعنے ڈھونڈو یا تلاش کرو) سے

درگیتکہ یا درگیتکگ (بمعنے ڈھونڈا یا تلاش کیا)؛

دوچ (بمعنے سیو یا سلائی کرو) سے

دوتکہ یا دوتکگ (بمعنے سیا ہوا یا سلا ہوا)؛

پرنج (بمعنے نچوڑو) سے

پرتکہ یا پرتکگ (بمعنے نچوڑا ہوا)؛

آ (آ کیلئے) (بمعنے آؤ) سے

آتکہ یا آتکگ (بمعنے آیا)

میں نے یہ درجہ بندی افعالِ بے قاعدہ میں بے قاعدگی کی تشریح کرتے ہوئے کی ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۸۹)؛ گو کہ جیساکہ ظاہر ہے، ان کے مادوں کے یہ تغیرات (ROOT CHANGES) قواعد کے تحت کئے جاتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ زبان میں ایسے افعال ہوں جو بے ضابطہ ہیں. لیکن یہ کہ ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت مادہ

کے ان تغیرات کو عمل میں لانے کے لئے کسی نہ کسی قاعدے یا قواعد کو بروئے کار لایا جائے۔

(۹۸) امر (IMPERATINE)

امر کا واحد مخاطب وہی ہے جو مادہ ہے؛ اور جمع مخاطب وہی ہے جو مضارع کا ملا... صیغہ ہو۔ ان دو صیغوں میں عام طور پر حرفِ سابقہ "بـ" لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ "بکن" (بمعنے کرو)، "بجن" (بمعنے مارو)۔ اگر مادے کا پہلا یا دوسرا حرف "و" ہو اور "ـَ" (فتحہ) سے متحرک ہو، تو "بـ" کو بطور سابقہ لگایا جائے۔ جیسا کہ "بور" (بمعنے کھاؤ)، "برو" (بمعنے جاؤ)۔ اگر مادے کا پہلا حرف "ا" (الف) ہمراہ "ـِ" (کسرہ) یا "ـُ" (ضمہ) ہو تو "ا" (الف) کو حذف کیا جاتا ہے اور صرف "ب" لگایا جاتا ہے۔ البتہ "ا" (الف) سے پیدا شدہ اعراب کو لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ "اِلگ" (بمعنے چھوڑنا یا اجازت دینا) سے "بِل" (بمعنے چھوڑ دیا اجازت دو)؛ اگر "ا" (الف) پر مد ہو تو "بـ" لگایا جائے۔ جیسا کہ: "آیگ" (بمعنے آنا) سے "بیا" (بمعنے آجاؤ)۔

افعال مرکب (COMPOUND VERBS) کی صورت میں امر کے صیغۂ مخاطب میں کوئی بھی حرفِ سابقہ نہیں لگایا جاتا ہے جیسا کہ "سجست کن" (بمعنے اٹھاؤ)۔

امر کی دیگر صورتوں کا اظہار فعل "اِلگ" (بمعنے چھوڑنا یا اجازت دینا) کے امر کے صیغۂ مخاطب کو مضارع کے آگے استعمال کرنے سے ہوتا ہے (بعض اوقات سابقہ مسلسلہ (CONNECTIVE PARTICLE) "کہ" بھی لگایا جاتا ہے۔

جیسا کہ:-

بل ذکہ، آروت } اسے جانے دو
یا
بیلے روت
بل ذکہ، منٹ روان — مجھے جانے دو

(۹۹) معطوفہ معروف (ACTIVE PARTICIPLE)

مادے کے ساتھ "ان" لگانے سے معطوفہ معروف کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ "پروش" (بمعنے توڑو)، "پروشان" (بمعنے توڑتے ہوئے)؛ "ور" (بمعنے کھاؤ)، "وران" (بمعنے کھاتے ہوئے)

(۱۰۰) چار افعال بے ضابطگی سے معطوفہ معروف کی تشکیل کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔
"نیندگ" (بمعنے بیٹھنا)، "نِندکائی" (بمعنے بیٹھتے ہوئے یا بیٹھے بیٹھے)
"اوشتگ" (بمعنے کھڑا ہونا) "اوشتکائی" (بمعنے کھڑے ہوئے یا کھڑے کھڑے ہی)
"وپسگ یا وسپگ" (بمعنے سونا)، "وپسکائی یا وسپکائی" (بمعنے سوتے ہوئے)، "روگ" (بمعنے جانا)، "راہ رواجی" (بمعنے جاتے جاتے)۔ مؤخرالذکر "آیگ" (بمعنے آنا) کے معطوفہ معروف کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اسم فاعلی: (NOUN OF AGENCY OR INTENSITY)

یہ ایک حاصل مصدر (VERBAL NOUN) ہے جو مندرجہ ذیل کیفیات کی دلالت کرتا ہے:۔

ایک وہ جو عادی ہو	ONE ADDICTED TO
ایک وہ جو کامل ہو	ONE PERFECT IN

ایک وہ جو مصروف ہو۔ ONE ENGAGED

ایک وہ جو کارکردگی میں ثابت قدم ہو۔ ONE STEADFAST IN PERFORMANCE

ان تمام حرکات کا اظہار فعل کرتا ہے۔ اور ان کی تشکیل فعل کے ساتھ "اوک" بڑھانے سے ہوتی ہے جیسا کہ :- "منوک" (بمعنے ایک اچھا ماننے والا) "وردوک" (بمعنے ایک زبردست کھانے والا)، "زووک" (بمعنے ایک تیز رو یا عظیم راہ رو)

نوٹ :- تمام اسماء کی طرح اس سے بھی صفت کی تشکیل قواعد کی رو سے ہو سکتی ہے، جیسا کہ پیرا ۴۹ اور ۵۰ میں مذکور ہے۔

(۱۰۲) گو ہر فعل کی تصریف یا گردان صرف ایک ہے، جیسے زمانوں کو، آسانی کی خاطر مندرجہ ذیل چار درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:-

درجہ اول :- جن کی تشکیل بلاواسطہ مادے سے ہوتی ہے۔

درجہ دوئم :- جن کی تشکیل فعلِ حالیہ سے ہوتی ہے (PRESENT PARTICIPLE)

درجہ سوئم :- جن کی تشکیل ماضی معطوفہ سے ہوتی ہے (PAST PARTICIPLE)

درجہ چہارم :- زمانہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

درجہ اوّل

(۱۰۳) مضارع (AORIST)

"بروش" (بمعنے توڑو)، "من ۶ بروشان" (بمعنے میں توڑوں گا) جیسے غیر مشتق مادوں کے ساتھ اقتضائے مضارع (AORIST TERMINATION) لگانے سے مضارع (AORIST TENSE) کی تشکیل ہوتی ہے۔

مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت رکن آخر "یت" کا "ی"

حذف کیا جاتا ہے جو ان مادوں کے پیچھے آتا ہو جو سے "یا" "ی" پر ختم ہوتے ہوں عام طور پر مختصر اعراب سے پیشتر استعمال ہونے والے "ن" اور "و" کے پیچھے ازاں سوائے ان مادوں کے بھی پیچھے آتا ہو جو اس "ری" پر ختم ہوتے ہوں جو بیک وقت "یا" "ب" میں بھی مبتدل ہو ان مادوں کے پیچھے جو اس "د" پر ختم ہوتے ہوں جس سے پیشتر (ـَ) (فتحہ) ہو اور (ـُ) (ضمہ) وہ جو بیک وقت "" میں بھی تبدیل ہوتا ہو جیسا کہ:

گرے	بمعنے	رونا	آگریت	بمعنے	وہ روئیگا
دی	"	دے	آدات	"	وہ دیگا
بی	"	ہو	آبیت	"	وہ ہوگا
جی	"	مارنا	آجنت	"	وہ ماریگا
رو	"	جا	آروت	"	وہ جائیگا
ود	"	کھا	آوارت	"	وہ کھائیگا

اپنے مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت "زانگ" (بمعنے جاننا یا ادراک ہونا) کو کبھی آخر "ب" کو بھی حذف کیا جانا چاہیئے جیسے "آزانت" (بمعنے وہ جان جائے گا یا اُسے معلوم ہو جائیگا)

(۱۰۳) عام طور پر "ب" طویل اعراب پر ختم ہونے والے کسی لفظ کے الفعال ماضی و مضارع کے (ءٔ) (ہمزہ) کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ:

منٔ کایان	بمعنے	میں آؤں گا
من ونگایان	"	میں کھا رہا تھا

۱؎ بیرو تو میں "آدنت" ہے البتہ مشرقی میں "آدات" استعمال ہوتا ہے ۔ مترجم

۱۰۵ "ک" کو عام طور پر "ا" (الف) سے شروع ہونے والے مادوں سے بنے ہوئے مضارع کے آگے بطور سابقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی "ا" (الف) ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ:

آ (اکیلئے)	بمعنے	آ	من کایان	بمعنے	میں آؤنگا
آر (آار کیلئے)	"	لا	من کاراں	"	میں لاؤنگا
رال	"	چھوڑ	من کِلان	"	میں چھوڑونگا
اوشت	"	کھڑے ہو	من کوشتان[1]	"	میں کھڑا ہونگا

نوٹ:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ا" (الف) کے ساتھ لگے ہوئے اعراب کو "ک" اڑاتا ہے۔

(۱۰۶) جب کسی انکاری سابقہ (NEGATIVE PARTICLE) کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو "ک" کو لازماً حذف کرکے اس کی جگہ "یے" لگایا جائے۔ جیسا کہ:

نبایان	بمعنے	میں نہیں آؤں گا
مبیا	"	نہ آؤ یا مت آؤ
نَیلان	"	میں نہیں چھوڑوں گا

جب "ب" بطور سابقہ کے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ عام طور پر زمان مستقبل کے اظہار کے وقت کیا جاتا ہے، تو "ک" کو بھی حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ

من بِیایان	بمعنے	میں آؤنگا	(میں آؤں؟)
من بِلان	"	میں چھوڑونگا	(میں چھوڑوں؟)

---

[1] اصل تلفظ "من اوشتان" ہے۔ مترجم

درجہ دوئم

(۱۰۷) حال (PRESENT)

فعل حالیہ (PRESENT PARTICIPLE) کے ساتھ اقتضائے مضارع لگانے سے زمان حال کی تشکیل ہوتی ہے۔ وہ رکن آخر (TERMINATION) جو غائب کی تشکیل کے وقت متعلق طور پر لگایا جاتا ہے، وہی ہے جو اسماء کے ساتھ لگایا جاتا ہے (یعنی "نت") جیسا کہ :-

"پروشنگا" یعنی توڑتے ہوئے

من پروشنگایاں یعنی میں توڑ رہا ہوں

آپروشنگاینت " وہ توڑ رہے ہیں

(۱۰۸) ماضی استمراری (IMPERFECT)

اقتضائے ماضی کو فعل حالیہ کے ساتھ ملانے سے ماضی استمراری کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ :-

پروشنگا یعنی توڑتے ہوئے

من پروشنگاتیاں " میں توڑ رہا تھا

درجہ سوئم

۱۰۹ ماضی (PARTERITE)

زمان ماضی (بشمول ماضی غیر معین یا ماضی متعین) اقتضائے مضارع کے ملانے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے بجز واحد غائب ماضی معطوفہ کے ساتھ (کوئی بھی رکن آخر نہ لگایا جائے) مزید برآں جہاں تک واحد غائب کا تعلق ہے معطوفہ (PARTICIPLE) کا حرف آخر "ۂ" یا "گ" یا تو حذف کیا جائے یا ہمیشہ کے لئے چھوڑا جائے۔ زیادہ تر

اس کار کو چھوڑنا مرجح ہے۔ جیساکہ:-

آرستت یا رستتاہ } وہ پہنچی
یارستگ

(۱۰) ”لا“ اور ”گ“ جیسے حروف کی تغیر پذیری سے ماضی معطوفہ کی جو دو صورتیں ظاہر ہوتی ہیں، جیساکہ پیرا ۱۰۔ اور ۱۰۳ میں مذکور ہے، اسلئے لازمی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ماضی معطوفہ کی بجائے خود دو صورتیں ہیں۔ ایک ایسی صورت میں جب کہ ہر دو صورتیں استعمال کی جاتی ہوں، لیکن بعض علاقوں میں ایک کے اور بعض میں دوسری کے استعمال کو عام طور پر ترجیح دیتے ہوں، تو یہ کہنا بہت مشکل نظر آتا ہے کہ کونسی صورت زیادہ عمومی طور پر مستعمل ہے۔ لیکن بذات خود یہ سمجھنے پر زیادہ مائل ہوں کہ وہ صورت جو ”گ“ پر ختم ہوتی ہو، اسی کو زیادہ ترجیح دی جائے۔

(۱۱) القضائے شخصی یا شخصی ارکان آخر (PERS?NAL TERMINATI?NS)

من رستاں یا } میں پہنچا ہوں
رستگاں

من بیتاں یا بیتگاں — میں ہوا تھا (یعنی میں ہی تھا)
آشتنت یا شتگنت — وہ گئے یا جا چکے
جتن یا جتگن — مجھ سے یہ مارا گیا
وارتش یا وارتگش — کھا چکے یا ان سے یہ کھائے گئے

(۱۲) ماضی بعید (PLUPERFECT)

ماضی معطوفہ کے ساتھ القضائے ماضی (PAST TERMINATION) لگانے سے ماضی بعید کی تشکیل ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں جیساکہ:-

من ریستنتان یا رستگتان   یعنے   میں پہنچا ہوا تھا

(۱۱۳) **ماضی مفروضہ یا مشروط** (HYPOTHETICAL OR SUBJUNCTIVE)

اس زمان کی تشکیل، ماضی معطوفہ کے رکن آخر "ہ" یا "گ" کو حذف کرنے اور پھر اس حذف شدہ صورت (APOCOPATED FORM) کے ساتھ "ین" بڑھانے سے، اور پھر حتمی طور پر انقضائے مضارع (بجز واحد مخاطب کے، جب کوئی بھی رکن آخر بڑھایا نہ جاتا ہو) لگانے سے ہوتی ہے "اگر" (یعنے اگر) ہمیشہ مقدر رہے اور حسب خواہش اس کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ:

(اگر) من شتینتان من، براتِ نمرتنت (یا نمرتگت)	اگر میں چلا جاتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔
اگر من نگن وار تین من مرتتان	اگر میں کھانا کھاتا تو مر جاتا۔

(۱۱۴) اس زمان میں "ب" کو بطور سابقہ استعمال کرنے سے فعل میں پوشیدہ کام "ضرور"، "ہونا" "چاہیئے تھا" کا اظہار ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ:

اگر آمہ شتنین تو بشتینے	اگر وہ نہ جاتا تو تمہیں جانا چاہیئے تھا۔
تو بکتین بلے تو نکتہ	تمہیں یہ کرنا چاہیئے تھا لیکن تم نے نہیں کیا۔

درجۂ چہارم

(۱۱۵) **زمانہائے مرکبہ** (COMPOUND TENSES)

وہ زمانے جو حالت احتمالی (POTENTIAL SIGNIFICATION) کا اظہار کرتے ہوں، انکی تشکیل فعل "کنگ" (یعنے کرنا یا کر سکنا) کے بعض زمانوں کو نفی معطوفہ جنکے رکن آخر "ہ" یا "گ" حذف کئے گئے ہوں، کے ساتھ لگانے سے ہوتی ہے جیسا کہ:

من شُت ئے کنان — یعنی میں جاسکتا ہوں

آ ھمو داشت کتہ — " وہ وہاں جاسکتا تھا۔

(۱۱۶) ایک باقاعدہ فعل لازمی (REGULAR INTRANST:VE VEQB) کو بطور مثال لیتے ہوئے اور شخصی ارکان آخر کے اطلاق کا مظاہرہ کرنے کیلئے ہم "رسگ" (یعنے پہنچنا) لیتے ہیں، جس کی گردان مندرجہ ذیل ہے

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر — "پہنچنا"

رَسگ

فعل حالیہ — "پہنچ رہا ہے"

رَستگا

ماضی معطوف "پہنچنا"

رَستگ یا رَستہ

فعل معروف۔ "پہنچتے ہوئے"

رسان

اسم فاعل کا مصدر۔ "پہنچنے والا (جو ہمیشہ پہنچتا ہو)

رَسوک

مضارع — "میں شاید، ضرور پہنچوں گا وغیرہم

واحد

متکلم	منء رسان
حاضر مخاطب	تؤ رسے
غائب	آ رسیت

جمع

متکلم	مارَین یا مارسیں
مخاطب	شما رسیت
غائب	آرسنت

حال ـــ "میں پہنچ رہا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم	من رَسگایان
مخاطب	تورَسگایے
غائب	آرسگاینت

جمع

متکلم	مارَسگاین
مخاطب	شمارَسگایت
غائب	آرسگاینت

ماضی مستمر ازیں (IMPERFECT) "میں پہنچ رہا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من رَسگاییاں
مخاطب	تورسگاییے
غائب	آرسگایت

جمع

متکلم ما رسگا یتن

مخاطب شما رسگا یت

غائب آ رسگا یتنت

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں پہنچا یا پہنچ چکا" وغیرہ

واحد

متکلم من رستان (یا) من رستگان

مخاطب تو رستے (یا) تو رستگے

غائب آ رستہ (یا) رستہ (یا) رستگ

جمع

متکلم ما رستین

مخاطب شما رستیت

غائب آ رستنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں پہنچا تھا" وغیرہ

واحد

متکلم من رستان (یا) من رستگان

مخاطب تو رستے (یا) تو رستگے

غائب آرسنت (یا) آرسگت

جمع

متکلم مارستتن (یا) مارستگتن

مخاطب شُمارستنت (یا) شمارستگنت

غائب آرستنت (یا) آرستگنت

ماضی مفروض یا مشروط (HYPOTHETICAL PAST) "اگر میں پہنچتا یا پہنچ پاتا"

واحد

متکلم من رستینان

مخاطب تو رستینے

غائب آرستین

جمع

متکلم مارستینن

مخاطب شُمارستینت

غائب آرستینت

حال احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "اب پہنچ سکتا ہوں" وغیرہ

واحد

متکلم من رست،کنان

مخاطب	تو رستءِ کنے
غائب	آ رستءِ کنت

جمع

متکلم	ما رستءِ کِنِن
مخاطب	شُما رستءِ کِنِت
غائب	آ رست کنت

ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) معنی پہنچ سکتا تھا، وغیرھم

واحد

متکلم	من رَستِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	تو رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آ رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم	ما رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	شُما رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آھان رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جیسا کہ پیرا ۳۴ میں کہا جا چکا ہے "ءُ" (ہمزہ) کسی بھی ایسے لفظ کے درمیان لگایا جاتا ہے جو کسی طویل اعراب (مضارع) پر ختم ہوتا ہو؛ بالکل اسی طرح اگر یہی لفظ کسی زمانے کی تشکیل میں مستعمل ہو رہا ہو تو بھی یہی صورت کارفرما ہوگی۔

جیسا کہ حال خیالی کے تذکرہ میں دکھایا گیا ہے یا کسی فعلِ مرکب کے کسی حصہ میں، جیسا کہ،

من چست ءکہ ان بمعنے میں اٹھا سکتا ہوں۔

حتیٰ کہ میرے خیال میں اگر مضارع کے فوری پیشتر کوئی طویل اعراب پر ختم ہونے والا لفظ ہو تو "ء" (ہمزہ) لگانے کی اجازت ہونی چاہیئے تاکہ "ء" (ہمزہ) مختصر اعراب کے ہم جنس کے طور پر اپنے فوری بعد آنیوالے طویل اعراب کے ساتھ استعمال کیا جا سکے یا "ء" کو طویل اعراب میں ضم کیا جائے جو اس کے استعمال نہ کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ:۔

بُؤکنُت یا بؤُ کنُت یا بوکنُت	} اس میں بدبو ہے۔

(۱۱۸) ذیل میں ایک بے قاعدہ فعلِ لازمی کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر یا حاصل مصدر "جانا"

زوگ

فعلِ حالیہ "جاتے ہوئے"

زوگا

ماضی معطوفہ "گیا یا جا چکا"

شُتگ یا شُتہ

فعل معروف (ACTIVE PARTICIPLE) "جاتے جاتے"

راہ[1] رواجی

اسم فاعل کا مصدر ــــ بدعظیم راہ رو یا جانیوالا"

زووک

---

[1] راہ روندی بھی مستعمل ہے۔

مضارع:- "میں شاید، ضرور جاؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	منءُ روان
مخاطب	توءُ روے
غائب	آ روت

جمع

متکلم	ما روِن
مخاطب	شُما روِت
غائب	آ روِنت

نوٹ:- جیسا کہ پیرا ۱۲، ۱۴۷ اور ۸۸ سے ظاہر ہے، مندرجہ بالا زمان کے تلفظ میں ذیل کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

واحد

متکلم	منءَ رَوُن (یا) رَوِن (یا) رَیِن
مخاطب	توءَ رَیے
غائب	آ روِت

جمع

متکلم	ما رَیِن

مخاطب	شُمارِیت
غائب	آرَونْت

حال ــــ "میں جارہا ہوں"

واحد

متکلم	من روگایان
مخاطب	تو روگایے
غائب	آروگاینُت

جمع

متکلم	مارَوگاین
مخاطب	شُما روگایِت
غائب	آروگاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں جارہا تھا"

واحد

متکلم	من روگایتان
مخاطب	تو روگایتے
غائب	آروگایت

جمع

متکلم	ماروگایتِن

مخاطب — شُماروگایت

غائب — آروگایتنت

امر ـــــ "جاؤ"

جمع	واحد
بُرَوِت	مخاطب - بُرَو

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں گیا" یا "میں جا چکا" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُتان (یا) شتگان

مخاطب — تو شُتے (یا) شُتگے

غائب — آشُت (یا) شُتہ (یا شُتگ

جمع

متکلم — ما شُتن (یا) شُتگِن

مخاطب — شُما شُتیت (یا) شُتگِت

غائب — آشُتنت (یا) شتگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں گیا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُتان (یا) شُتگتان

مخاطب	توشُتِت (یا) شُتگِت
غائب	آشُتت (یا) شُتگت

جمع

متکلم	ماشُتِتِن (یا) شُتگِتِن
مخاطب	شُما شتِتت (یا) شتگِتت
غائب	آشتِتنت (یا) شتگِنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) "اگر میں جاتا" وغیرہم

واحد

متکلم	من شُتینان
مخاطب	توشُتینے
غائب	آشُتین

جمع

متکلم	ماشُتینن
مخاطب	شُما شتینت
غائب	آشتینت

حالِ احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "میں جاسکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم	من شت کنان

مخاطب	تو شُت ءِ کئے
غائب	آ شُت کنت

جمع

متکلم	ما شُت کِنَن
مخاطب	شُما شُت ءِ کِنِت
غائب	آ شُت کنت

ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) "میں جا سکتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	تو شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم	ما شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	شُما شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آھاں شُت کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

(۱۱۹) اب ایک ایسے بے قاعدہ فعلِ لازمی (IRREGULAR INTRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتا ہے۔
(ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۱۰۵)

مصدر، حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "آنا" وغیرہم

آیگ

مادہ "آ"

فعل حالیہ —— "آرہا ہے"

اتکگ (یا) اتکہ

فعل معروفہ —— "آتے ہوئے"

راہ رواجی (آیان)

اسم فاعل کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "آنے والا"

جو ہمیشہ آتا ہو

آیوک

مضارع ۔ "میں شاید، ضرور آؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	من ءکایان
مخاطب	توءکایے
غائب	آکیت

جمع

متکلم ما کاین

مخاطب شما کایت

غائب آ کاینت

نوٹ۔ میں نے کبھی "کائیت" کو واحد غائب میں استعمال ہوتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ اسیطرح نہ ہی فعل "زایگ" (دیکھنے جننا) کو مضارع کے واحد غائب میں "زیت" استعمال ہوتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن یہ اختصار ان افعال میں عام نہیں ہے جیسے مادے "ا" پر ختم ہوتے ہوں۔ جیسا کہ ازاں بعد آنے والے افعال میں دیکھا جا سکتا ہے۔

حال ——— "میں آرہا ہوں وغیرہ"

واحد

متکلم من آیگایاں

مخاطب تو آیگلیے

غائب آ آیگایئنت

جمع

متکلم ما آیگاین

مخاطب شما آیگایت

غائب آ آیگاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں آرہا ہوں"

واحد

متکلم من آیگاتان

مخاطب	تو آیگایتے
غائب	آ آیگایت

جمع

متکلم	ما آیگایتن
مخاطب	شُما آیگایتِت
غائب	آ آیگایتنت

امر — "آ"

	واحد	جمع
مخاطب	بِئا آ	بِئا آیت

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں آیا یا آچکا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم	من اتکان (یا) اتکگان
مخاطب	تو اتکے (یا) اتکگے
غائب	آ اتک (یا) اتکہ (یا) اتکگ

جمع

متکلم	ما اتکن (یا) اتکگن
مخاطب	شُما اتکِت (یا) اتکِت (یا) اتکگِت
غائب	آ اتکنت (یا) اتکگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT): "میں آیا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من اتکتان (یا) اتکگتان

مخاطب — تو انکتۓ (یا) انکگۓ

غائب — آ انکت (یا) آ انکگت

جمع

متکلم — ما انکتِن (یا) انکگتِن

مخاطب — شما انکنت (یا) انکگنت

غائب — آ انکتنت (یا) انکگتنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) "اگر میں آتا" وغیرہم

واحد

متکلم — من انکینان

مخاطب — تو انکینۓ

غائب — آ انکین

جمع

متکلم — ما انکینِن

مخاطب — شُما انکینِت

غائب — آ انکینْنت

حالِ احتمالی — "میں آسکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم — من انکءُ کنان

مخاطب — تو انکءُ کنۓ

غائب — آ انکءُ کنت

جمع

متکلم	ما اتک کِنِن
مخاطب	شُما اتک ءِ کِنِت
غائب	آ اتک ءِ کنت

ماضی احتمالی ـــ "میں آسکتا تھا" وغیرہ

واحد

متکلم	من اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	تو اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آ اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم	ما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	شُما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آھان اتک کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

(۱۴۰) اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ مذکورہ بالا کے ساتھ فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا)، جیسا ایک نمونہ (PARADIGM) لگانا چاہئیے جو اس کے چند زمانوں میں سے جڑ یا تو متفرق افعال کی تشکیل میں اور یا تو پھر عمومی طور پہ استعمال ہوتے ہوں۔ یہ اور روزمرہ کے استعمال کے دیگر بہت سے افعال، جنکے مادے "ی" پہ ختم ہوتے ہوں، شخصی ارکانِ آخر ستہ پیشتر اس حرف کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں یہ معمولی تبدیلی آجاتی ہے۔ یہ عموما روانی سے گفتگو کے دوران ہوتا ہے ورنہ عام طور پہ یہ ضروری نہیں ہے۔

مصدر - حاصل مصدر یا اسم مصدر - "ہونا" وغیرہ

بَینگ

مادہ ــــ "ہونا"

بِی

فعل حالیہ ــــــ "ہوتے ہوئے"

بَیگا

ماضی معطوف ــــ "ہوا"

بیتگ یا بیتہ

مضارع - "میں شاید، ضرور ہو جاؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	من بیان (یا) بین
مخاطب	تو بَیے (یا) بے
غائب	آ بیت

جمع

متکلم	ما بَین (یا) بِن
مخاطب	شُما بَیت (یا) بت
غائب	آ بینْت (یا) بنْت

حال - "میں ہو رہا ہوں یا ہوں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	من بَیگا یان
مخاطب	تو بَیگا یے

غائب	آ بَیگا ینت

جمع

متکلم	ما بَیگاین
مخاطب	شُما بَیگا یت
غائب	آ بیگا ینْت

ماضی استمراری — "میں تھا یا ہوا کرتا تھا" وغیرہ ہم

واحد

متکلم	من بَیگا یتان
مخاطب	تو بیگا یتے
غائب	آ بیگا یت

جمع

متکلم	ما بَیگا یتِن
مخاطب	شُما بَیگا یتِت
غائب	آ بَیگا یتنْت

نوٹ:۔ اس زمانہ کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی جگہ پر عام طور پر ماضی مطلق کا استعمال ہوتا ہے۔

امر — "ہو جا" وغیرہ

واحد	جمع
بَی	بَیت

ماضی مطلق — "میں تھا یا ہوا" وغیرہم

واحد

متکلم من بیتان (یا) بیتگان
مخاطب تو بیتے (یا) بیتگے
غائب آ بیت (یا) بیتہ (یا) بیتگ

جمع

متکلم ما بیتن (یا) بیتگن
مخاطب شما بیتیں (یا) بیتگت
غائب آ بیتنت (یا) بیتگنت

ماضی بعید — "میں ہوتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم من بیتتان (یا) بیتگتان
مخاطب تو بیتتے (یا) بیتگتے
غائب آ بیتت (یا) بیتگت

جمع

متکلم ما بیتتن (یا) بیتگتن
مخاطب شما بیتتت (یا) بیتگتت
غائب آ بیتتنت (یا) بیتگتنت

ماضی مفروضہ — "اگر میں ہوتا" وغیرہم

واحد

متکلم من بیتینان
مخاطب تو بیتینے
غائب آ بیتین

جمع

متکلم	مابیتین
مخاطب	شُما بیتینت
غائب	آ بیتینت

نوٹ۔ اس فعل کو کوئی بھی حالتِ احتمالی (POTENTIAL MOOD) نہیں ہے البتہ حسب ضرورت احتمالی صورت یا حالتِ شرطیہ (SUBJUNCTIVE) کا اظہار حالت بیانیہ (INDICATIVE) کی تشکیل کر کے کیا جاتا ہے، جیسا کہ۔

منی ءِ دلا یت من بیتتان = میری یہ خواہش تھی کہ میں ہوتا

من دلو تان من ءَ بان = اگر میں چاہوں تو میں ہو سکتا ہوں

(۱۲۱) ذیل میں باقاعدہ فعل متعدی (REGULALR TRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "توڑنا" وغیرھم

پروشگ

مادہ ——— "توڑو"

پروش

فعلِ حالیہ ——— توڑتے ہوئے"

پروشگا یا پروشان

ماضی معطوفہ ——— "توڑا" وغیرھم

پروشتگ (یا) پروشتہ

اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "توڑنے والا" وغیرھم

پروشوک

مضارع ——— "میں شاید، ضرور توڑوں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	منءِ پروشان
مخاطب	توءِ پروشے
غائب	آ پروشیت

جمع

متکلم	ما پروشین
مخاطب	شما پروشیت
غائب	آ پروشنت

حال - میں توڑ رہا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم	من پروشگایان
مخاطب	تو پروشگایے
غائب	آ پروشگاینت

جمع

متکلم	ما پروشگاین
مخاطب	شما پروشگایت
غائب	آ پروشگاینت

ماضی استمراری - "میں توڑ رہا تھا" وغیرہ

واحد

متکلم	من پروشگایتان
مخاطب	تو پروشگایئے
غائب	آ پروشگایت

جمع

متکلم	ما پروشگایئن
مخاطب	شُما پروشگایئت
غائب	آ پروشگایئنت

ماضی مطلق — "میں نے توڑا یا مجھ سے توڑا گیا" وغیرہم

واحد

متکلم	من	پروشت (یا) پروشتہ (یا)
مخاطب	تو	پروشتگ (اور) پروشتنت
غائب	آیا	(یا) پروشتگنت

جمع

متکلم	ما	پروشت (یا) پروشتہ (یا)
مخاطب	شُما	پروشتگ (اور) پروشتنت
غائب	آھان	(یا) پروشتگنت

ماضی بعید — "مجھ سے توڑا گیا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من	پروشتت (یا) پروشتگت
مخاطب	تو	(اور) پروشتتنت (یا)
غائب	آیا	پروشتگتنت

ماضی مفروضہ — "اگر مجھ سے توڑا جاتا" وغیرھم

واحد

متکلم	من	پروشتین (اور) پروشتینت
مخاطب	تو	
غائب	آیا	

جمع

متکلم	ما	پروشتین (اور) پروشتینت
مخاطب	شُما	
غائب	آھان	

حال احتمالی — "میں توڑ سکتا ہوں" وغیرھم

واحد

متکلم	من پروشتہ کنان
مخاطب	تو پروشتء کنے
غائب	آ پروشتء کنت

جمع

متکلم	ما پروشتء کنن
مخاطب	شُما پروشتء کنت
غائب	آپروشتء کننت

ماضی احتمالی — "میں توڑ سکتا تھا" وغیرھم

واحد

متکلم	من پروشت	}	کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب	تو پروشت	}	کُتگ (اور) کُتنت
غائب	آیا پروشت	}	(یا) کتگنت

جمع

متکلم	ما پروشت	}	کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب	شُما پروشت	}	کُتگ (اور) کُتنت
غائب	آهان پروشت	}	(یا) کُتگنت

(۱۴۲) ذیل کی چند مثالیں، جنہیں ایسے جملوں کی تشکیل کی وضاحت ہے، جنہیں فعل متعدی کا استعمال ہوتا ہے، شاید کار آمد ثابت ہوں، میں آسانی کی خاطر ماضی معطوفہ کی صرف ان صورتوں کو پیش کروں گا جو "گ" پر ختم ہوتی ہیں ۔

من وتی لوگ پروشتگ	بمعنے	}	میں نے اپنا گھر توڑا (مجھ سے میرا گھر توڑا)
من وت وتی لوگ پروشتگ	"	}	میں نے خود اپنا گھر توڑا (مجھ سے ہی میرا گھر توڑا گیا)
هامردا منی لوگ پروشتگ	"	}	اس آدمی نے میرا گھر توڑا (اس آدمی سے میرا گھر توڑا گیا)
هامرد منی لوگا پروشیت	"	}	وہی آدمی میرا گھر توڑے گا
آمنی لوگا پروشیت	"	}	وہ میرا گھر توڑے گا
آمنی لوگ پروشتگ	"	}	اس نے میرا گھر توڑا
آمنی لوگا پروشنت	"	}	وہ میرا گھر توڑیں گے

آھان مِنی لوگ پروشتگ	کہیئے	انہوں نے میرا گھر توڑا
آیا منی لوگ پروشتگنت	"	اس نے میرے گھر توڑے ہیں
آھان آیی لوگ پروشتگنت	"	انہوں نے اسکے گھر توڑے ہیں
تو آھی لوگ پروشتگ	"	تم نے اس کا گھر توڑا
شما آھی لوگ پروشتگ	"	تم لوگوں نے اس کا گھر توڑا
آیا آھانی لوگ پروشتگ	"	اس نے انکا گھر توڑا
اِشیا آپروشتگ	"	اِس نے اُسکو توڑا
آیا اے پروشتگ	"	اُس نے اِسکو توڑا
آیا آپروشتگنت	"	اُس نے اِنکو توڑا ہے
اِشیا آپروشتگنت	"	اِس نے اُنکو توڑا ہے
آیا آجتگ	"	اُس نے اُنکو مارا
اِشیا آجتگ	"	اِس نے اُسکو مارا
اِشیا آجتگنت	"	اِسنے اُنکو مارا ہے
آھان اے جتگ	"	اُنہوں نے اِسکو مارا۔
اے آھان ءِ جنت	"	یہ اُنکو مارے گا
آ اِشیا جنت	"	وہ اِسکو مارینگے
اے اِشیا جنت	"	یہ اِس کو مارے گا
اِشیا اے جتگ	"	اِس نے اِسکو مارا

(۱۴۳) یہ ضروری نہیں کہ ہر قاعدہ فعل متعدی کی کوئی مثال پیش کی جائے۔ چونکہ ماضی معطوفہ سے اب واقفیت ہو چکی اسلئے اب کسی قسم کی بھی تکلیف کے درپیش ہونے کا احتمال نہیں رہا۔

طورِ مجہول (PASSIVE VOICE)

(۱۲۳) عام طور پر مجہول کا اظہار ہمیشہ یا تو مصدر یا حاصل مصدر کے فعل معاون
(AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا) سے بیشتر استعمال
کرنے سے ہوتا ہے؛ مجہول مضارع (AORIST PASSIVE) کے لئے
بلا فاعل کے مضارع فعل معروف (AORIST PASSIVE) کے حال یا
مجہول استمراری (IMPERFECT PASSIVE) کے لئے حال یا استمراری
معروف (IMPERFECT ACTIVE) بہمراہ فاعل جو مضاف الیہ
(GENITIVE) میں ہو (جسکو میں نے، آسانی کی خاطر، فعل حالیہ ———
(PRESENT PARTICIPLE) قرار دیا ہے، وہ درحقیقت حاصل مصدر
"مقام" - "کیفیت" کا اسم ظرف (DATIVE) ہے۔ ملاحظہ ہو
پیرا ۹۲)؛ اور مجہول ماضی (PASSIVE PAST) کیلئے، اسم فاعلی
(AGENT NOUN) کے اظہار کے بغیر ماضی معروف (ACTIVE PAST)
لیکن صیغہ غائب کے اجزائے لاحقہ (POST POSITIONS) کا بطور
ملحقہ لگانا ضروری ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۶۲ سے ۶۷ تک)۔ بیشک میں
اس سلسلے میں بڑی دقت سے نہیں کہہ سکتا کہ انکو لگایا جائے یا چھوڑ دینا چاہئیے۔

من جنگائن[1] } مجھے مارا جارہا ہے

من جنگائیت[2] } میں مارا جارہا تھا

من جنگ بیتگتان
(یا) منارا جتگتے } میں مارا گیا تھا
(یا) مناجتگتش

آجنگ بیتگتنت (یا) جتگتغے (یا)
آتش جتگتنت. } انہیں مارا گیا تھا.

(۱۲۵) افعالِ علت (CASUAL VERBS)

افعالِ علت فعل متعدی سے مصدر کے مادے اور رکن آخر (گ) کے درمیان "این" لگانے سے تشکیل پاتے ہیں، چنانچہ (اس طرح جب) ایک نیا فعل بن جائے تو اس کی گردان بھی دیگر افعال کی طرح ہوتی جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروشاینگ" (بمعنے تڑوانا)؛ "لوٹگ" (بمعنے مانگنا) سے "لوتاینگ" (بمعنے منگوانا)

(۱۲۶) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) مادے اور مصدری رکن آخر کے (INFINITIVAL TERMINATION) "گ" کے درمیان یا تو "آین" یا "آن" اور پھر یا تو "ین" لگاتے ہیں جیسا کہ:- "رسگ" (بمعنے پہنچنا) سے "رساینگ" اور "رسانگ" اور "رسینگ" (بمعنے پہنچوانا یا بھجوانا)۔ "رسینگ" کے معنی جالینا بھی ہے اور اغلب خود برامر ہے کے معنی کے اظہار کیلئے مندرجہ بالا ہر دو کو بھی

---

[1] "من جنگائن" صحیح ہے [2] یہاں بھی "من" (منی) کے بجائے "من جنگائیت" درست ہے۔ (مترجم)

استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۲۷) افعالِ بے قاعدہ میں سے بعض اپنی علت کی تشکیل مختلف طور پر کرتے ہیں۔ جیسا کہ "گوزگ" (بمعنے گزرنا) سے "گوازینگ" (بمعنے گزارنا)، "تچگ" (بمعنے دوڑنا) سے "تاچگ"[1] (بمعنے دوڑانا)؛ "نندگ" (بمعنے بیٹھنا) سے "نادینگ" (بمعنے بٹھانا)؛ "وسپگ" (بمعنے سونا) سے "واپینگ" (بمعنے سلانا)

افعالِ مرکب (COMPOUND VERBS)

(۱۲۹) بلوچی میں افعالِ مرکب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے، جو ہر اقسام کے اسماء (بشمول صفت وغیرہم) کے ساتھ بعض بلوچی افعال کو مربوط کرنے سے بنتے ہیں۔ فی الوقت افعال کے اس طرح استعمال سے وہ اکثر اپنا صحیح معانی کھودیتے ہیں، چنانچہ "کپگ" (بمعنے گرنا) سے "درکپگ" (بمعنے باہر نکل جانا)؛ "ایرکپگ" (بمعنے نیچے اترنا)؛ "سرکپگ" (بمعنے اوپر چڑھنا) اور بہت سے دیگر۔

ذیل میں وہ اہم فعل ہیں جو ایسے اتحادِ لفظی (COMBINATIONS) میں کام آتے ہیں:

کنگ	بمعنے	کرنا
آرگ	"	لانا
گوزگ	"	بکڑانا
بیگ	"	مرنا

---

[1] "تاچینگ" زیادہ صحیح ہے۔ (مترجم)

دِیگ	بمعنے	دینا
آیگ	"	آنا
بَرگ	"	لینا
گیجگ	"	ڈالنا یا ناکام ہونا۔ اسقاط ہونا

افعالِ انکاری (NEGATIVE VERBS)

(۱۲۹) "نہ" یا "مہ" (بمعنے نہیں) کو بطور سابقہ لگانے سے افعال کو انکاری بنایا جاتا ہے۔ جیسا کہ:-

آنروت	بمعنے	وہ نہیں جائے گا
آئی نپروشت	"	اسنے نہیں توڑا

(۱۳۰) "مہ" کو امر کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے "امتناعیت" (PROHIBITION) کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسا کہ:-

مرو	بمعنے	نہ جاؤ یا مت جاؤ
مَپروش	"	نہ توڑو یا مت توڑو

(۱۳۱) "مَہ" بعض اوقات "ورنہ" یا "نہ ہوتا ہو" کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ:-

آئیا بدارمئی } لوگا مپروشت } — اسے پکڑو (روکو) ورنہ میرے گھر کو توڑیگا (میرے مکان کو نہ توڑے)

اگر آ صمیل اسپیذئین } مک شرت } — اگر وہ یہاں نہ ہوتا تو بہت ہی اچھا ہوتا

(۱۳۲) "نہ" اور "مہ" اسوقت "نے" اور "مے" بن جاتے ہیں جب وہ کسی ایسے فعل کے ساتھ بطور سابقہ لگائے جائیں جو "آ" یا "ا" سے

شروع ہوتے ہوں (بجز "است" کے جب "مہ" "نیب" ہوجاتا ہے) جیسا کہ:

میا	بمعنے	نہ آؤ یا مت آؤ
نیایان	"	میں نہیں آؤں گا
نیلان	"	میں نہیں چھوڑوں گا
مپل	"	نہ چھوڑو یا مت چھوڑو
منا نیست	"	میرے پاس نہیں ہے

نوٹ:۔ اس بات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ الف مختفی حذف کیا جاتا ہے۔

(۱۳۳) وہ افعال جو "اوّ" سے شروع ہوتے ہوں ان کے ساتھ "ن" اور "مہ" بطور سابقہ لگایا جاتا ہے جیسا کہ:۔

نوشتیت بمعنے وہ کھڑا نہیں ہوگا۔

(۱۳۴) بلوچی میں "دارگ" (بمعنے ہونا) جیسا فعل نہیں ہے، جو فارسی فعل "داشتن" کی طرح ایک ہی مادے سے نکلا ہو جس کے معنی "ہونا" اور جو بلوچی میں "پکڑنا"۔ "رکھنا"۔ "قائم رہنا"۔ "مرکزا"۔ "حفاظت کرنا" "روکنا" ہے۔ اس کی جگہ "است" یا "ہست" یا "استنت" یا "ہستنت" (بمعنے ہے)، یا "استِنت" یا "ھستِنت" (بمعنے ہیں)، اور بعض اوقات اسکے حال کیلئے مجازاً صیغۂ غائب کے شخصی ارکانِ آخر استعمال ہوتے ہیں، وہ اسم یا ضمیر جو "قابض" کا اظہار کرتے ہوں ان کا استعمال یا تو اسم کے مفعول ثانی کی صورت اوّل (IST FORM OF DATIVE) میں ہوتا ہے۔ اور یا تو پھر حرفِ ربط (PREPOSITION) کے ساتھ حالتِ تشکیل میں (حروفِ ربط ملاحظہ ہوں پیرا ۱۲۳ تا ۱۲۵)، اور اسکے زمانہ ماضی کے لئے فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا) اسی طریقہ

پر استعمال ہوتے ہیں:

گون منت (یا) من تو اَنت (یا) منا گومنت	وہ میرے پاس ہے۔
مناھست (یا) گون من ھستنت	میرے پاس کچھ ہے
اگر گون من بہ بیتین من ریکی ترا داتت	اگر میرے پاس ہوتا تو میں تمہیں کل دے دیتا
اگر مرد گورا بیت چہ آبا بزیئے اگر جنین گورا نت آیا یلہ دی	اگر مرد کے پاس ہو تو اُس سے لے لینا؛ اگر عورت کے پاس ہو تو اُسے چھوڑ دینا۔

۲۵۰۔ ذیل میں حوالے کے لئے چند باقاعدہ (REGULAR) اور بے قاعدہ (IRREGULAR) افعال کی فہرستیں دی جاتی ہیں۔ یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ماضی معروف کی دونوں صورتیں یہاں پیش کی جائیں، چنانچہ میں نے مختصر صورت کو پیش کر دیا ہے جو "ا" (ہ) پر ختم ہوتی ہو۔

مصدر INFINITIVE	مادہ ROOT	واحد غائب مضارع 3rd. SINGULAR AORIST	ماضی معطوفہ PAST PARTICIPLE	
یلگ	اِل	کلیت	اِشتہ	چھوڑنا
پچگ	پچ	پچیت	پشتہ پکہ	پکانا (تندور میں پکانا یا اُبالنا)
برگ	بر	بارت	بُرتہ	لے جانا

جنگ	جن	جنت	جتہ	مارنا. حملہ کرنا
بیگ	بی	بیت	بیتہ	ہونا. ہوجانا
سُنبگ	سُنب	سُنبیت	سُنبتہ سبتہ[۱]	چھیدنا
سوچگ	سوچ	سُوچیت	سُتکہ	جلانا
سُچگ	سُچ	سُچیت	سُتکہ	جلنا
گچینگ	گچین	گچنت	گپتہ[۲]	انتخاب کرنا.
ٹیگ	آ	گیت	اتکہ	آنا
گرادگ	گراد	گرادیت	گراستہ	پکانا
مرگ	مر	مریت	مُرتہ	مرنا
نندگ	نند	نندیت	نشتہ	بیٹھنا. قیام کرنا
ورگ	ور	وارت	وارتہ	کھانا یا پینا
بریچگ	بریچ	بریچیت	بریتکہ	فرائی کرنا (تیل وغیرہ میں)
دیگ	دی	دات	داتہ	دینا
تاچگ	تاچ	تاچیت	تاتکہ	سرپٹ دوڑانا
رُوگ	رُو	روت	رُتہ	چھانا
رُدگ	رُد	رُدیت	رُستہ	اگنا
دُرُشگ	دُرُش	دُرُشیت	دُرُشتہ	پیسنا
درنجگ	درنج	درنجیت	درتکہ	لٹکانا

---

۱ سُبتہ زیادہ صحیح ہے۔ (مترجم)

۲ یا گچینتہ۔ (مترجم)

دارگ	دار	داریت	داشتہ	پکڑنا۔ روکنا
وپسگ	وپس	وپسیت	وپتہ	سونا۔ لیٹ جانا
گوزگ	گوز	گوزیت	گوستہ	گزر جانا۔
چنگ	چن	چنت	چتہ	اٹھانا (پالینا)
سِندگ	سِند	سِندایت	سِستہ	توڑنا (کھینچ کر)
چوپگ	چوپ	چوپیت	چُپتہ	کوٹنا
گوجگ	گوج	گوجیت	گوتکہ	اکھاڑنا (جڑ سے)
وانگ	وان	وانیت	ونتہ	پڑھنا
رُنگ	رُن	رُنیتؔ	رُتہ	فصل کاٹنا
تچگ	تچ	تچیت	تتکہ	بھاگنا
ریچگ	ریچ	ریچیت	ریتکہ	بکھیرنا (پانی وغیرہ پھینکنا)
گِرگ	گِر	گِت	گپتہ	پکڑنا
دوچگ	دوچ	دوچیت	دوتکہ	سینا
نندگ	نِند	نندیت	نشتہ	بیٹھنا
ریسگ	ریس	ریسیت	رستہ	بُننا (اون وغیرہ کا)
روپگ	روپ	روپیت	رُپتہ	جھاڑ دینا
مچگ	مچ	مِچیت	مِتکہ	چوسنا (بچے کا دودھ وغیرہ)
زیرگ	زِیر	زیریت	زُرتہ	لینا۔ لے لینا
بوجگ	بوج	بوجیت	بوتکہ	کھولنا

ـہ رُنت

شودگ	شود	شودیت	شُشتہ	دھونا۔ دھو ڈالنا
نبیگ	نبیس	نبیسیت	نبشتہ	لکھنا

افعالِ باقاعدہ (REGULAR VEKRS)

سنبھگ	سنب	سنبھیت	سنبھتہ	سینگھار کرنا۔ آراستہ کرنا
رَسگ	رس	رسیت	رستہ	پہنچنا
وَکگ	وکگ	وکیت	وکتہ	بھونکنا (کتے کا)
زایگ	زا	زیت	زاتہ	جننا
گسگ	گس	گسیت	گستہ	کاٹنا (منہ سے)
پروشگ	پروش	پروشیت	پروشتہ	توڑنا
پُرشگ	پروش	پرشیت	پرشتہ	ٹوٹنا
جایگ	جا	جائیت	جاتہ	چبانا
گڈگ	گڈ	گڈیت	گڈتہ	ٹکڑے ٹکڑے کرنا
کُلگ	کُل	کُلیت	کُلتہ	کھانسنا
پٹگ	پٹ	پٹیت	پٹتہ	ٹپکنا
بڈگ	بڈ	بڈیت	بڈتہ	جان دینا۔ ڈوب جانا
ھکلگ	ھکل	ھکلیت	ھکلتہ	چلانا (گاڑی وغیرہ) ہانکنا
گلایگ	گلای	گلاییت	گلاتہ	ہانکنا۔ بھگانا۔ دکھا دینا
تاپگ	تاپ	تاپیت	تاپتہ	سینکنا
پتَرگ	پتر	پتریت	پترتہ	گھسنا۔ اندر داخل ہونا
تُرسگ	ترس	ترسیت	ترستہ	ڈرنا۔ گھبرانا

مڑگ	مِڑ	مِڑیتؔ[۱]	مِڑتہ	جھگڑنا. لڑنا
کپگ	کپ	کپیت	کپتہ	گرنا
لکگ	لِک	لکیت	لِکتہ	بچ نکلنا
جگرگ	جگِر	جگرِیت	جگِرتہ	بچ نکلنا
بکشگ	بکش	بکشیت	بکشتہ	بخش دینا. معاف کرنا
بَدَگ	بَد	بدِیت	بدِتہ	منجمد ہونا
کٹگ	کٹ	کٹیت	کٹتہ	جیتنا. حاصل کرنا
تپگ	تپ	تپیت	تپتہ	چھپنا. اپنے آپ کو چھپانا
لگگ	لگ	لگیت	لگتہ	لگنا. متصادم ہونا
سِتک	سِت	سِتیت	سِتتہ	کودنا. پھلانگنا (ایک نقطہ سے)
گپنگ	گپین	گپنِیت	گپنتہ	باہم جوڑنا
سِرگ	سِر	سِریت	سِرتہ	بڑبڑانا. ہڑبڑا اٹھنا
کُشگ	کُش	کُشیت	کُشتہ	مارنا (جان سے)
زانگ	زان	زانت	زانتہ	جاننا
کندگ	کند	کندیت	کندتہ	ہنسنا
چِتگ	چت	چِتیت	چتتہ	چاٹنا
لڈگ	لڈ	لڈِیت	لڈتہ	لے جانا. لادنا
چارگ	چار	چاریت	چارتہ	دیکھنا
بلگ	بَل	بلیت	بلتہ	بھولنا

---

۱ یہ غالباً چھپائی کی غلطی ہے، اصل لفظ "مڑیت" ہے۔ مترجم

شموشگ	شموش	شدوشیت	شموشتہ	بھول جانا. فراموش کرنا
شِدگ	شِد	شدِیت	شِدتہ	ہنہنانا
مَنگ	مَن	منیت	منتہ	ماننا. تسلیم کرنا
گوپک	گوپ	گوپیت	گوپتہ	بُننا
کِشگ	کِش	کشیت	کِشتہ	بونا. اُگانا
گلایگ	گلا	گلائیت	گلاتہ	تعریف کرنا
کَشگ	کَش	کَشیت	کشِتہ	نکالنا
بجگ	بج	بجیت	بجتہ	پچھتانا
دِرگ	دِر	دِریت	دِرتہ	چیرنا. پھاڑنا
دُزگ	دُز	دُزیت	دُزِتہ	لوٹنا. چرانا
لیٹگ	لیٹ	لیٹیت	لیٹتہ	لیٹنا (ایک پہلو پر)
آلیٹگ	آلیٹ	آلیٹیت	آلیٹِتہ	لوٹنا
لتارگ	لتار	لتاریت	لتارتہ	ملنا
مُشگ	مُش	مُشیت	مُشتہ	مالش کرنا
رُمبگ	رمب	رُمبیت	رُمبتہ	بے تحاشا جانا
گوشگ	گونیت	گونتہ	گوشتہ	کہنا. بولنا
ککرگ	ککر	ککریت	ککرتہ	کھرچنا
چانکرگ	چانکر	چانکریت	چانکرتہ	نوچنا
بُوتگ	بُوت	بُوتیت	بُوتتہ	دبا کر بند کرنا (آنکھ، ہاتھ کا)
بُدگ	بُد	بُدیت	بُدتہ	ڈوبنا
بُکگ	بُک	بُکیت	بُکتہ	ڈبونا. پانی میں ڈبکی دینا

سرارگ	سرار	سراریت	سرارته	چالنا. چھالنا (غلّے وغیرہ کا)
شِترگ	شِتر	شِتریت	شترته	پھسلنا
لگُشگ	لگُش	لگشیت	لگشته	پھسلنا
پُلینگ	پلین	پُلینیت	پلینته	گھونا
هرگ	هر	هریت	هرته	تکرار کرنا
اوشتگ	اوشت	اوشتیت	اوشتاته	کھڑا ہونا
بالائیگ	بالا	بالائیت	بالا	چھالنا (پانی یا دودھ کا)
تچینگ	تچین	تچینیت	تچینته	پھیلانا
چنڈگ	چنڈ	چنڈیت	چنڈته	ہلانا
توسینگ	توسین	توسینیت	توسینته	چوٹ سے بیہوش کرنا
تُسگ	تُس	تُسیت	تُسته	بیہوش ہونا
پلکگ	پلک	پلکیت	پلکته	نگلنا
کھگ	کھ	کھیت	کھته	تھکنا. آزردہ ہو جانا
لرزگ	لرز	لرزیت	لرزته	لرزنا
پرینگ	پرین	پرینیت	پرینته	گرا دینا
ترگ	تر	تریت	ترته	لوٹنا. چہل قدمی کرنا
شانگ	شان	شانیت	شانته	قے کرنا
لوٹگ	لوٹ	لوٹیت	لوٹته	مانگنا. طلب کرنا
پُلگ	پل	پلیت	پلته	بھیجنا
پتایگ	پتا	پتائیت	پتاته	لپٹنا

ساتواں باب

حروفِ سابقہ (PARTICLES)

(۱۳۶) حروفِ سابقہ کے ضمن میں ظرف (ADVERBS)، حروفِ ربط (PREPOSITIONS)، حروفِ ندائیہ (INTERJECTIONS) اور حروفِ علت (CONJUNCTIONS) آجاتے ہیں۔

(۱۳۷) ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) عام طور پر اسماء کی حالتِ ظرفی (LOCATIVE CASES OF NOUN) ہوتے ہیں۔ یعنی (مفعولِ ثانی کی صورتِ اول)، جنکے ساتھ کبھی کبھی ایک ضمیر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUN) بطور سابقہ مضاف الیہ کی صورت میں ان کے آگے آتا ہے، تو جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں عام استعمال ہونیوالے ظرف کی ایک فہرست دیجاتی ہے۔

ظرفِ مکانی — (ADVERB OF PLACE)

اِدا۔ھمِدا۔ اینگو۔ ھمینگو	یہاں۔ یہیں
اودا۔ھمودا۔ آنگو۔ ھمانگو	وہاں
ھرجاگھا	ہر جگہ

لاپا۔ تھا	}	اندر۔ میں
دَرا	}	باہر
دیر	"	دور
نزیکا	"	نزدیک۔ قریب
رندا۔ پدا۔ پُشتا	"	پیچھے
دیما	"	آگے
چیرا۔ بُنا	"	نیچے
سَربُرا۔ سرا۔ بالا برزا	}	اوپر۔ پر
رندا	"	بعد میں
آدیما۔ پُشتا۔ پدا	"	اس طرف اس پار
میانجیا۔ توکا	"	درمیان۔ اندر
چیرا۔ بُنا۔ دیما	"	نیچے۔ قدموں پر
اشِدا۔ چدا۔ چمِدا	"	یہاں سے
اشودا۔ چمودا	"	وہاں سے
ایدیما۔ اینیما	"	اس طرف
آدیما۔ آنیما	"	اُس طرف
نیما۔ نیمگا	"	جانب۔ طرف

ظرف زمانی (ADVERB OF TIME)

ھروھدے۔ ئی کہ " جب کبھی۔ اب جبکہ

اِنیِ ۔ ھنیِ ۔ نی ۔ ھنُز ۔ نوُ ” اب ۔ ابھی ۔ اسی دم

تنیگا ۔ دنیگا ” تاہنوز ۔ ابھی تک ۔ ابتک

زیک ۔ ذی ” کل (گزرا ہوا)

باندات ۔ باندا ” کل (آنے والا)

انشپیِ ” آج رات ۔ آج رات کو

مروچیِ ” آج

اناگاھا ۔ ناگاھا ” اچانک

ھچبر ۔ ازبر ” کبھی بھی

ھچبر نہ ۔ ازبر نہ ” کبھی نہیں

یکبرے ” ایک بار

گُدّا ۔ گدّ ” پھر ۔ بعد کو

نوگ[1] ” پھر سے ۔ دوبارہ ۔ ازسرنو

یکشا ” ہمیشہ ۔ مدام

سر ۔ سرا ۔ ساری ۔ ساریا
پیر ۔ پیرا ۔ پیشتر } پہلے پیشتر[2]
پیشترا ۔ اوّل ۔ اوّلا

ھمیلامان ” ابھی ابھی ۔ اسیوقت ۔ فوراً

(۱۳۹) [2] نوٹ ۔ ”سرا“ ، ”ساریا“ ، ”پیرا“ ، ”پیشترا“ ”اوّلا“ اور ”گُدّا“ کے معانی ”پہلا“ اور ”بعد کو“ بھی ہے۔

---

[1] دراصل ”نوک“ ۔ مترجم

جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر کیا گیا ہے، ایک حرفِ سابقہ ”و“ اس ظرفِ زمانی کے درمیان لگایا جاتا ہے جو ”بعد“ اور ”پیشتر“ کی دلالت کرتا ہو اور جو مسئلہ کا جُزِ اوّل ہو۔ جیسا کہ :-

اش من وسر بُرَو	بمعنے	مجھ سے پیشتر جاؤ
اش من وگُڈّ بیا	〃	میرے بعد آؤ
سرا (یا) ساریا (یا) پیسرا (یا) اوّلا (یا) پیشترا برو		پہلے تم جاؤ
گُڈّ ابیا		بعد کو آؤ
من اش تو وسر آتگان اش تو وگُڈّ نیاتکگان		میں تم سے پیشتر آیا بعد میں نہیں آیا

(۱۴۰) ظرفِ مقدار (ADVERB OF QUANTITY)

کُمک	بمعنے	تھوڑا
باز۔ گیڑے	〃	کافی۔ بہت
گیش۔ گیشتر	〃	زیادہ۔ زیادہ تر
بس	〃	کافی، صرف
کم	〃	کم
ھتے۔ چیزے۔ چیے	〃	کچھ۔ تھوڑا بہت
دُرُست	〃	سب۔ تمام۔ کل

(۱۴۱) ظرف استفہامیہ حالت وغیرہ (ADVERB OF INTEROGATION, MANER ETC.)

کڈہی	بمعنے	کب ؟
کو. کجا. کجانگو	"	کہاں ؟
چنت. چنکرہ چکرہ. چنکدہ	"	کتنے. کسقدر ؟
پرچہ. پرچی پرچیا	"	کیوں ؟
پیما. اذا. هذا ڈرلا	"	طرح. مانند
چون. چتور	"	کیسے. کسطرح ؟
بلکه	"	شاید
بیشک. زوود زور. البت	"	یقیناً. ضرور. قطعاً
بن	"	یقیناً نہیں. قطعاً نہیں
نه. نا. انا	"	نہ. نہیں
او. هو	"	ہاں
ایپیرا	"	اسطرح. اس ریت
چو	"	ایسے

حروفِ ربط —— (PREPOSITIONS)

(۱۴۲) بلوچی میں حروفِ ربط کو دو درجات میں تقسیم کرنا چاہیئے.

درجہ اول :- وہ جو اسم سے پیشتر آتے ہیں.

درجہ دوئم :- وہ جو اسم کے بعد آتے ہیں.

(۱۴۳) درجہ اول کے حروفِ ربط، مفعول ثانی کی صورت اول میں، اسم کی فرمانروائی کرتے ہیں، (لیکن ضمائر کی نہیں، بجز صیغۂ غائب) جیسا کہ

اشی ھما مردا بزیر	بمعنے	اُس آدمی سے لے لو
اشی من مزیر	"	مجھ سے نہ لو
من گون توءَ کایان	"	میں تمہارے ساتھ آؤں گا
من وتی کتاب پر تو رسینتہ	"	میں نے اپنی کتاب تمہیں پہنچا دی
گون آیا من نروان	"	میں اسکے ہمراہ نہیں جاؤں گا.

(۱۴۴) لفظ "گون" بمعنے "ہمراہ" کا ایک جملے میں دو مرتبہ استعمال کا ایک محاورتی طریقہ ہے. جس کے معنے انگریزی لفظ (ALONG) کے برابر ہے. جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے :-

گون وت بیار	بمعنے	اسے اپنے ساتھ لا
گون وت بیارے گون	"	اسے اپنے ساتھ لے آؤ *
گون من بیا	"	میرے ساتھ آ
گون من بیا گون	"	میرے ساتھ چلے آؤ *

* نوٹ :- ان مثالوں میں پہلے "گون" کا "ن" کچھ اس

شدت سے غنہ کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً غیر محسوس معلوم ہونے لگتا ہے۔

(۱۴۵) درجہ دوئم کے حروفِ ربط تقریباً ظرفِ مکانی کی طرح ہیں اور مضاف الیہ میں انکے آگے اسم یا ضمیر لگانا پڑتا ہے۔ البتہ جب یہ اسم کے بعد آتا ہو، تو "گون" کو مستثنا قرار دیا جائے، کیونکہ اس کا اطلاق مفعول (حالت) کی شکل باقاعدگی میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ:-

منی لوگِ لا پا ئنت	معنے	وہ میرے گھر کے اندر ہے
مناگون بیا	"	میرے ساتھ آ

(۱۴۶) درجہ اوّل

ش. اچ. شہ. چہ	معنے	سے. متعلق. بہ
گون	"	ساتھ. بہمراہ. ایک ساتھ
پر. پہ. مہ	"	کیلئے. واسطے. لیئے. سے
مں	"	اندر. میں
بگیر. بگر	"	علاوہ
بگیر. بگر. بے	"	بغیر. بجز
تا. داں	"	جبتک. جہاں تک

(۱۴۷) درجہ دوئم

لاپا. نیا	معنے	میں. اندر
گون	"	سے. ساتھ
گوُرا	"	پاس. جانب۔

واسنا	بمعنے	کے لئے
سرا	"	پر. اوپر

(۱۴۸) حروفِ ندائیہ :- (INTERJECTIONS)

ویسے تو بلوچی زبان حروفِ ندائیہ کے سلسلے میں نہایت ہی زرخیز ہے، لیکن انہیں سے بیشتر ناقابلِ ترجمہ، قابلِ اعتراض، اور بعض غیر ضروری ہیں جنکا یہاں ذکر مناسب نہیں ہے۔

وش وش. ساپ ساپ آستے آستے	آہستہ آہستہ. دھیرے دھیرے
سراپ سراپ	خاموشی سے
شاباش	شاباش. بہت خوب
انچو. ھنچو	اسیطرح. بیشک
بے بلا	خدا نہ کرے. خدانخواستہ

حروفِ علت (CONJUCTIONS)

(۱۴۹) ذیل میں استعمال میں آنے والے حروفِ علت کی فہرست پیش کیجاتی ہے۔

و	بمعنے	اور
ھم	"	(یہ) کبھی. اور
بلے	"	لیکن
بس	"	بس. کافی
توری	"	ایک نہ ایک. بیہ یادہ

ھمیشیا . ھمیو استا	بمعنے	اسلئے . چنانچہ
گڈا	"	پھر . اس کے بعد
اگر . اگہ	"	اگر
کہ	"	کہ . تاکہ

(۱۵۰) بعض اضلاع میں حروفِ علت " و " (بمعنے اور) " کہ " (بمعنے کہ یا تاکہ) ، اور " اگر " (بمعنے اگر) کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں ان کا استعمال عام طور پر فارسی حروفِ علت کی طرح کیا جاتا ہے .

(۱۵۱) جب زمان ماضی میں دو یا دو سے زائد افعال متعدی ' جو یکے بعد دیگرے آتے ہوں اور جو ایک ہی فاعل کے زیرِ نگین ہوں ، کو باہم ملانے کے لئے " و " کا استعمال کیا جائے ، تو انکے لئے فاعل کا جزِ لاحق ضمیری (PRONOMINAL POSTPOSITION OF AGENT CASE) کا لگانا ضروری نہیں ہے . (ملاحظہ ہو پیرا ۶۴) ؛ اگر تین افعال ہوں تو " و " کو انگریزی کی طرح عموماً آخری دو افعال کے درمیان لگایا جاتا ہے .

مردا نگن گپت و وارت	بمعنے	آدمی نے روٹی لی اور کھائی ،
مردا تک وارتے وشت .	"	آدمی آیا ، (کھانا) کھایا اور چلا گیا .
مردا نگن گپت وارت و شانت (یا) مردا نگن گپت و وارت گڈا شانتے (یا)	"	آدمی نے روٹی لی ، کھائی اور تے کیا .

مرد انگن گپت وارتے
وشانتے

(۲۰۱) جب حرف علت "ت" دو افعال لازمی کو باہم ملاتا ہو تو اس صورت میں فعل سے شخصی ارکان آخر (PERSONAL TERMINATIONS) کو حذف کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ:

من پاد اتک وشتگان (یا)
من پاد اتکگان وشتگان
} میں اٹھا اور چل دیا۔

آٹھواں باب

حروفِ عددی (NUMEALS)

(۱۵۳) بلوچی میں اعدادِ محض (CARDINAL NUMBERS) تقریباً
وہی ہیں جو فارسی میں مروج ہیں۔

یک	ایک	پانزدہ	پندرہ
دو	دو	شانزدہ	سولہ
سَی	تین	ھبدہ	سترہ
چار	چار	ھژدہ	اٹھارہ
پنچ	پانچ	نوزدہ	انیس
شش	چھ	بیست	بیس
ھپت	سات	بیست و یک	اکیس
ھشت	آٹھ	سِی	تیس
نُہ	نو	سی و یک	اکتیس
دہ	دس	چل (یا) چہل	چالیس
یازدہ	گیارہ	چل و یک	اکتالیس
دوازدہ	بارہ	پنجاہ	پچاس
سیزدہ	تیرہ	شست	ساٹھ
چاردہ	چودہ	ھفتاد	ستّر

ھشتاد	اسّی	سی سَد	تین سو
نَوَد	نوّے	ھزار	ہزار
سَد	سو	دہ ھزار	دس ہزار
دوسَد	دوسو	لک	لاکھ

(۱۵۴) اعدادِ محض کے ساتھ " ُمی " لگانے سے اعدادِ ترتیبی (ORDINALS) کی تشکیل ہوتی ہے. جیساکہ:-

اوّلی	پہلا	ھپتُمی	ساتواں
دوُمی	دوسرا	ھشتُمی	آٹھواں
سیُمی	تیسرا	نُھمی	نواں
چارُمی	چوتھا	دَھُمی	دسواں
پنچمی	پانچواں	بیستُمی	بیسواں
ششمی	چھٹا	سَدُمی	سواں

(۱۵۵) اعدادِ کسری (FRACTIONAL NOS.) کا اظہار ہمیشہ نسب نما (DENOMINATOR) کو شمار کنندہ (NUMERATOR) کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے ہوتا ہے. حرفِ ربط " اش " ہمیشہ مقدر ہے. جیساکہ:- " سیک " جو کہ دراصل " اش سَی یک " (تین سے ایک) ہے.

نیم	۱/۲		سیدو	۲/۳
سیک	۱/۳	۱	چارسی	۳/۴
چارک	۱/۴		پنچچار	۴/۵
پنچک	۱/۵		اسدچل	۴۰/۱۰۰

---

۱ ۳/۴ کیلئے دوبھر و سیک ۳/۴ کیلئے سے چارک وغیرہ. باقی استعمال نہیں کئے جاتے

SINGLE	واحد	(۱۵۶) ایوک - تیوک
DOUBLE	دونا۔ دُگنا	دوسر
TREBLE	سہ گنا	سَیس
QUADRUPLE	چارگنا	چارسر
QUINTUPLE	پانچ گنا	پنچسَر
SEXTUPLE	چھ گنا	ششسر
SEVENFOLD	سات گنا	ہپتسر
EIGHTFOLD	آٹھ گنا	ہشتسر
THE TWO, BOTH	ہردو۔ دونوں	(۱۵۷) دوئینان
THE THREE	ہرسہ۔ تینوں	سَیینان
THE FOUR	ہرچہار۔ چاروں	چارینان
THE TEN	دسوں	دھینان

★

نواں باب

تقسیم اوقات۔ (DIVISIONS OF TIME)

(۱۵۸) ہفتہ کے دن تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں ہیں:۔

یکشنبہ	اتوار
دُشنبہ	پیر
سیشنبہ	منگل
چارشنبہ	بدھ
پنجشنبہ	جمعرات
جُما	جمعہ
شنبہ	ہفتہ

(۱۵۹)	مرِوِچ	آج
	زِیک۔ زِی	کل (گذشتہ)
	پَیری۔ پَیریری	پرسوں (گذشتہ)
	پس پَیری	ترسوں (گذشتہ)
	باندات۔ باندا	کل (آنے والا)
	پونشی۔ پوشی	پرسوں (آنے والا)
	پرمپوشی	ترسوں (آنے والا)
	پستہ پرمپوشی	چار دن بعد

(۱۶۰) ایشپی[1] آج رات

دوشپی کل رات (گذشتہ)

پرندوشپی پرسوں رات (گذشتہ)

پس پرندوشپی ترسوں رات (گذشتہ)

بانداشپ کل رات (آنے والی)

پونشی شپ پرسوں رات (آنے والی)

پرمپوشی شپ ترسوں رات (آنے والی)

پسپرمپوشی شپ چار رات بعد

(۱۶۱) مہینوں کے نام، اکثر اسلامی ممالک کی طرح یہاں بھی اسلامی کلنڈر کے مطابق ہیں، فرق صرف مقامی تلفظ کا ہے۔

محرم	رجب
سفر	شابان
ربی الاوّل	رمزان
ربی الآخر	شوال
جمادی الاوّل	ذوالکادہ
جمادی الآخر	ذوالحج

(۱۶۲) سال کو دو موسم میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنے "گرماگ" (موسم گرما) اور "زمستان" (موسم سرما)۔ انکی دیگر بہت سی جزوی شاخیں بھی

---

[1] مورگنسٹرن نے "دوشپی" کو "آج رات کے" معنو میں لیا ہے جو درست نہیں اسلئے میں نے "ایشپی" معنے "آج رات" کا اضافہ کر کے اس فہرست کو مکمل کر دیا ہے۔ (مترجم)

ہیں. لیکن وہ سب کے سب، یا تو مختلف فصلوں سے موسوم ہیں یا تو پھر ہواؤں وغیرہ سے متعلق ہیں اور ہر علاقہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں. اسلئے ان کا یہاں تذکرہ غیر ضروری معلوم ہوتا ہے.

دن کے حصص. (DIVISIONS OF DAY)

مزنیں گورbام. بانگواہ	پو پھٹے کا
گورbام. اتارگ. ماھلا پگاہ	} علی الصباح
شُھب. سوب	صبح
نیرموچ. نیمروچ	دوپہر
زُھر	دن کے تقریباً ایک بجے
بیگاہ. اسُر	سہ پہر. شام
روزِزرد	غروب آفتاب
مگرب	مغرب
اِشا. شام	عشا. رات کے کھانے کا وقت
شپ	رات
نیمشپ	آدھی رات

★

ملاحظات (OBSERVATIONS)

(۱۶۴) "باز" (بمعنے بہت)، "چُنت" (بمعنے کتنے یا کسقدر)، "لہتے" (بمعنے کچھ یا چند) اور اعدادِ محض عام طور پر فعل کو صیغۂ واحد میں لیتے ہیں۔ جیسا کہ:-

باز مرد اتکہ	بمعنے	بہت سے آدمی آئے
چُنت مرد اتکہ	″	کتنے آدمی آئے
لہتے مرد اتکہ	″	چند آدمی آئے
بیست مرد شُتہ	″	بیس آدمی گئے

(۱۶۵) بیانیہ میں بلوچ ہمیشہ ڈرامائی انداز اپناتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ صیغۂ غائب کے حرکات و فرمودات کے متعلق بھی بات کرے تو وہ ان خیالات کو لفظی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا جو اسکے خیال میں شخصِ مذکورہ کے ذہن میں بات کرتے وقت فطری طور پر ہوں۔ جیسا کہ:-

آیا گوشت کہ من ءِ کایان بلے نیاتکہ	}	اس نے کہا کہ میں آؤں گا پر نہیں آیا۔
دیتے کہ ھنی من پیران	}	اس نے محسوس کیا کہ اب میں (وہ) بوڑھا ہو چکا ہوں۔

(۱۶۶) کئی جگہوں پر جہاں کہ انگریزی میں زمان ماضی کے فعل کے پیچھے زمان ماضی کا فعل لگایا جاتا ہے۔ وہاں بلوچ فعل کا صیغۂ حال استعمال ... جیسا کہ:-

دیتے کہ آپ دنَ[1] } اس نے محسوس کیا کہ پانی صحرا کی
نیمگا روت } جانب بہے جا رہا ہے۔

(۱۶۷) ظرفِ عددی یا تعدی، عام طور پر ان اسماء کے ساتھ صیغۂ واحد میں آتے ہیں، جکو وہ تیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ:-

لھتے مرد ماوارتہ بمعنے چند آدمیوں نے کھایا
بازمرد مرشتہ " بہت سے آدمی گئے

(۱۶۸) چند الفاظ جو کہ طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں، انکے اور اقتضائے فعلی کے درمیان ایک ترخیمی حرف (EUPHONIC LETTER) لگانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ:-

ہیگورنت (برائے) ایگوئیت = یہ یہاں ہے
چُنذت " چوئیت = یہ ایسا ہے یا اس طرح ہے۔
ایثنت " ایثئت = وہ یہ ہے

(۱۶۹) بعض اوقات "ھم" اور "و" (بمعنے "بھی" اور "اور") دونوں ایک ہی جملے میں استعمال ہوتے ہیں، ثانی الذکر زور لفظی کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ:-

آھم شرین مردے و = وہ بھی تو ایک اچھا آدمی ہے۔
اے ھم شرنت و = یہ بھی تو اچھا ہے
ہیگوھم بازنت و = یہاں تو کافی ہیں

---

[1] لفظ "ڈن" ہے

ضمیمہ الف

پیرا ۷۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) جو افعال کے مادوں میں لگائے گئے ہوں، بشرطیکہ ایسا کرنا نتیجہ خیز ثابت ہو، تو انھیں فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اُگ" کے حصّے تصور کئے جائیں. ایسا فعل اگر کہیں وجود میں آئے تو، اسکی گردان مندرجہ ذیل طور پر کی جائے :-

مصدر۔ حاصل مصدر وغیرہ "ہونا"

اُگ

مادہ اُ

فعلِ حالیہ — "ہوتے ہوئے"

اُ گا

ماضی معطوفہ — "ہوا"

اُتگ (یا) اُتہ

فعل معروفہ — "رہتے رہتے"

اُ ان (یا) آن

اسم فاعلی بالسلسل (NOUN OF AGENCY OR CONTINUANCE)

"ایک ذی حیات"

اوک

مضارع — "میں ہوں"، شاید ہوں گا، وغیرہ

جمع	واحد
ما اُن (یا) ئِن	متکلم :۔ من اَان (یا) آن
شما اِت (یا) ئیت	مخاطب :۔ تو اَے (یا) ئے
آ اُنت (یا) ئنت	غائب :۔ آ اَیت (یا) ئیت
	(یا) اَنت (یا) ئنت

ماضی مطلق — "میں تھا" یا "ہوا تھا"

واحد

متکلم :۔ من اُتان (یا) تتان (یا) اَتگان (یا) تتگان

مخاطب :۔ تو اُتے (یا) تتے (یا) اَتگے (یا) تتگے

غائب :۔ آ اُت (یا) تت (یا) اَتگ (یا) تتگ

جمع

متکلم :۔ ما اُتِن (یا) تتین (یا) اَتگن (یا) تتگن

مخاطب :۔ شُما اُتِت (یا) تتت (یا) اتگِت (یا) تتگت

غائب :۔ آ اُتنت (یا) تتنت (یا) اتگنت (یا) تگنت

ہماری چند اہم مطبوعات

○ بلوچستان کی کہانی شاعروں کی زبانی	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعرا
○ بلوچستان ما قبل تاریخ	ملک محمد سعید بلوچ
○ شب چراگ	بشیر بلوچ
○ بلوچی گرامر (اردو میں)	آغا میر نصیر خان احمد زئی
○ بلوچی کارگونگ	آغا میر نصیر خان احمد زئی
○ بلوچی گرامر (انگریزی میں)	آغا [illegible] خان احمد زئی
○ بلوچی عشقیہ شاعری	مرحوم [illegible] نصیر ملک ال[illegible]
○ بلوچی رزمیہ شاعری	مرحوم [illegible] نصیر ملک ال[illegible]
○ تبل وگاوار	خورشید
○ توکلی مست	مرحوم میر [illegible] خان مری
○ رنگیں لال	محمد یوسف
○ تاریخ بلوچستان	لالہ ہتو رام
○ پرنگ	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعرا
○ گاریں گوہر	مرحوم ڈاکٹر محمد حیات مری

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ